ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 13/دسمبر 2013ء | 10/صفر 1435 ہجری قمری ۞ 13/فتح 1392 ہجری شمسی | شمارہ 50

بہترین بات اور بہترین طریق

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہترین طریق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے اور بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوٰۃ حدیث نمبر:1435)

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت بعض شرائط کے ساتھ کی ہے۔ ان میں سے ایک شرط کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ بیعت کرنے والا قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ قرآنِ کریم کی حکومت کیا ہے؟ قرآنِ کریم کی حکومت قرآنِ کریم میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور اُن کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے۔

سورۃ النحل کی آیات 91 تا 98 کے حوالہ سے مختلف احکامات قرآنی کی تشریح اور ان پر عمل کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی آلٹن میں 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہم احمدی جو جماعت احمدیہ میں زمانے کے امام کو مان کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے بھی آئے ہیں، مختلف مذاہب سے بھی آئے ہیں، مختلف قوموں سے بھی آئے ہیں، مختلف قسم کے تمدن اور طبقات سے بھی آئے ہیں اس لئے کہ ہر قسم کی تفریق کو ختم کر کے اُس تعلیم پر جمع ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی تعلیم ہے، جو ہر قسم کی سوچ رکھنے والے اور ہر قسم کی فطرت رکھنے والے مرد و عورت کے لئے تسلی کرانے والی اور رہنمائی کرنے والی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم اُس کتاب میں جمع ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جو مختلف قوموں، مختلف مذاہب، مختلف ملّتوں اور مختلف تمدنوں سے آ کر ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو گئے ہیں، تو ہمارا ایک خاص مقصد ہے، ہماری ذمہ داری ہے، ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے اور وہ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت بعض شرائط کے ساتھ کی ہے۔ ان شرائط میں بھی اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان میں سے ایک شرط کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ بیعت کرنے والا قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

قرآنِ کریم کی حکومت کیا ہے؟ قرآنِ کریم کی حکومت قرآنِ کریم میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور اُن کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے۔ اور اپنی تحریرات میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان احکامات کی تعداد سات سو بتائی ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

اور اگر اس کی جزئیات میں جائیں تو یہ تعداد اَور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ بہرحال ہر احمدی بیعت کرتے وقت یہ عہد کرتا ہے۔ پرانے احمدی بھی وقتاً فوقتاً بیعتوں میں شامل ہو کر اپنے عہد کی تجدید کرتے رہتے ہیں اور نئے احمدی بھی یہ بیعت کرتے ہیں۔ پس یہ عہدِ بیعت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک عہد یہ بھی ہے کہ ہم قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریں گے، لاگو کریں گے اور اس کی کوشش کریں گے، تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم ان احکامات کی تلاش میں بھی لگے رہیں گے اور ان کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں گے اور پھر ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔

یہ جو آیات اس اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی ہیں۔ ان میں بھی بعض احکامات بیان کئے گئے تھے۔ ان میں سے اس وقت میں چند احکامات کی مختصر تشریح آپ کے سامنے رکھتا ہوں یا مختصراً بیان کرتا ہوں۔ ان احکامات کا بار بار اور تفصیلی تذکرہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے۔ تلاوت کردہ آیات میں سے پہلی آیت اس طرح شروع ہوتی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (النحل:91) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کا اور احسان کا اور ایتائی ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ یہ تین باتیں یا تین نیکیاں ایسی ہیں کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ ایک معاشرے میں ان کا رواج ہو جائے، ان پر عمل شروع ہو جائے تو معاشرے کے تمام فساد ختم ہو سکتے ہیں۔ چھوٹی سے لے کر بڑی تک تمام رنجشیں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور معاشرہ ایک ایسا معاشرہ بن جائے جو اس دنیا میں ہی جنت کا عملی نمونہ ہو۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ عدل کرو۔ عدل کہتے ہیں برابری کے سلوک کو۔ عدل کہتے ہیں انصاف کے ساتھ فیصلے کو۔ صحیح گواہی دینا بھی عدل ہے اور سچائی اور راستبازی بھی عدل ہے۔ معاملات کو صحیح طرح سرانجام دینا بھی عدل ہے۔ اس ایک لفظ میں خدا تعالیٰ نے ہر عورت اور مرد کو اُن نیکیوں کی طرف نشاندہی کر دی ہے جو اُس کی بنیادی نیکیاں ہیں جو ہر ایک کا کم از کم معیار ہونا چاہئے۔ صرف فیصلہ کرنے والے ادارے یا اتھارٹی کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ عدل کرے بلکہ ہر انسان اپنے دائرے میں بعض فیصلے کر رہا ہوتا ہے اور عدل اور انصاف کا فیصلہ وہ ہوتا ہے جو تمام برائیوں اور اچھائیوں کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ اگر اچھائیاں برائیوں پر حاوی ہوں تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میرے جذبات کیا ہیں، میرے فوائد کیا ہیں؟ پھر فیصلہ عدل سے ہو۔ اپنے مطلب نکالنے کے لئے تاویلیں اور راستے نہیں تلاش کرنے چاہئیں۔

پھر عدل سے مراد یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے کہ ایک فیصلے کا، بات کا اثر معاشرے کا چین قائم کرے گا، سکون قائم کرے گا یا معاشرے میں بے چینی پیدا کرے گا۔ اس بارے میں مثال کے طور پر عورتوں اور مَردوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کی طرف مَیں توجہ دلاتا ہوں۔ شادی بیاہ مرد عورت کا ایک ایسا رشتہ ہے جس میں کسی ایک فریق کی طرف سے زیادتی اور انصاف سے کام نہ لینا نہ صرف اس رشتہ کے قائم رکھنے میں مسائل پیدا کرتا ہے بلکہ اگر اولاد ہے تو اولاد کے مستقبل اور زندگی پر بھی اس کے اثرات مترتب ہوتے ہیں، منفی اثرات پڑتے ہیں۔ عدل و انصاف کو سامنے نہ رکھتے ہوئے ایک فیصلہ گھرانوں اور اپنی زندگیوں بلکہ اگلی نسل کی زندگیوں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔ گو اس عدل کے قائم نہ رکھنے کی بھی کئی وجوہات ہیں، بعض جائز بھی ہیں، بعض ناجائز بھی ہیں لیکن بڑی وجوہات جو ہیں، جو میں نے دیکھی ہیں، اُن میں اَنانیت اور خودغرضی ہے۔ اکثر معاملات جو سامنے آتے ہیں اُن میں گھروں میں بدامنی اور گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ مرد یا عورت کی اَنانیت اور خودغرضی ہوتی ہے۔ ان جیسے لوگ اپنے ہی بچوں کے مستقبل کو اپنی ذاتی اغراض کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ یہ بچوں پر بھی ظلم ہے اور یہ عدل کے منافی ہے۔ اگر مرد اور عورت انصاف سے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں تو ایسی صورتحال کبھی پیدا نہ ہو جس سے اگلی نسلیں متاثر ہوں۔ اگر سچائی پر میاں بیوی کے رشتے قائم ہوں تو اعتماد قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپس کے تعلقات میں خاص طور پر قولِ سدید کا حکم دیا ہے۔ تو یہ بھی اس لئے کہ ایک دوسرے کے حق اس کے بغیر ادا نہیں ہو سکتے اگر سچائی نہیں ہے۔ اور یہ سب کچھ انصاف کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لفظ عدل کی وسعت تو ہر میدان میں اور ہر موقع پر اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یہاں مَیں نے صرف عائلی مسائل کے بڑھتے ہوئے معاملات کی وجہ سے یہ پہلو بیان کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ معاشرے کے حُسن کی بنیاد اُس وقت مضبوط ہوتی ہے جب ہر جگہ ہر موقع پر، ہر لحاظ سے عدل سے کام لیا جائے۔ یعنی انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ آپس کے معاملات میں بھی اور گواہیوں میں بھی اور فیصلہ کرتے وقت بھی۔ سچائی کا اظہار ہر موقع پر ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن وہ ہے جو اپنے خلاف اور اپنے ماں باپ کے خلاف اور اپنے قریبیوں کے خلاف بھی اگر گواہی دینی پڑے تو سچی گواہی دے۔ پھر اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنا بھی عدل ہے اور ایک عورت کی ذمہ داری اُس کے گھر کی ذمہ داری ہے۔ یہ سب سے پہلی ذمہ داری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی نگرانی عورت کے سپرد فرمائی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والمدن حدیث نمبر 893)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتوں کی اکثریت اس ذمہ داری کو نبھانے والی ہے اور نبھانے کی خواہش رکھتی

ہے۔لیکن ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو آجکل زمانے کے رسم و رواج کے پیچھے چل کر اپنی ذمہ داری کو بھول گیا ہے۔ عورتوں میں یہاں یورپ میں یا اس ملک میں ایک me time کی نئی رسم اور ٹرم رواج پا گئی ہے کہ اپنا وقت لینا ہے اور اپنی مرضی سے، اپنی آزادی سے پھرنا ہے۔ یہ انتہائی غلط سوچ ہے۔ میں نے کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھے تھے، اُن میں بھی آپ نے یہی فرمایا تھا کہ اصل ایمان یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہر چیز پر مقدم کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 602۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں ہمیشہ سوچنا چاہئے کہ ہماری سوچیں، ایک احمدی کی سوچ چاہے وہ نوجوان لڑکی ہے، شادی شدہ نئی نوجوان لڑکی ہے، چھوٹے بچوں کی والدہ ہے یا بڑے بچوں کی ماں ہے، عورت ہے بوڑھی ہے، ہر ایک کا یہ کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اور سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن کو تلاش کرے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

اسی طرح جب مَردوں کی طرف سے ذمہ داریاں ادا نہ کی جا رہی ہوں، جب بچوں کے سامنے خاوند اپنی بیویوں سے انصاف نہ کر رہے ہوں اور بچے ہوش کی عمر میں پہنچ رہے ہوں، بچوں کا باہر ایکسپوژر (exposure) بھی ہو رہا ہو تو پھر اکثر معاملات میں خاوندوں کی وجہ سے بچے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ گویا مرد اور عورت دونوں اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنی ذمہ داریوں کو انصاف سے ادا کریں۔

گو میں نے یہ مضمون عورتوں کو سمجھانے کے لئے شروع کیا تھا لیکن میری طرف سے یہ بھی عدل کے خلاف ہوگا اگر مَیں اِس وقت مَردوں کو بھی توجہ نہ دلاؤں جبکہ وہ لوگ براہِ راست میری آواز سن بھی رہے ہیں۔ اُن کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ اپنی نسلوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ بیویوں کے بھی حق ادا کریں اور بچوں کے بھی حق ادا کریں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ حق ادا ہوتے ہیں پیار سے، محبت سے اور اعتماد کی فضا قائم کرتے ہوئے۔ پس اس کو قائم کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ جس نے مخلوق کو پیدا کیا، اُس کے احکام بھی عین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ جب حکم دیا کہ عدل کرو تو ایسا لفظ استعمال کیا جو ہر جگہ پر معاشرے کے کم از کم معیار پر حاوی ہو جاتا ہے۔ پھر اُس کے بعد فرمایا کہ ایسی نیکیوں میں تمہارے معیار بھی بڑھنے چاہئیں۔ اس لئے جس نیکی کی طرف توجہ دلائی تا کہ ہر سطح پر محبت اور پیار اور امن کی فضا قائم ہو تو فرمایا کہ احسان کرو۔ عدل کو قائم کرنے کے لئے بعض دفعہ سخت قدم بھی اُٹھانا پڑ جاتا ہے اور عدل کے معنی میں یہ چیز شامل ہے کہ حق قائم کرنے کے لئے اگر سخت فیصلہ بھی کرنا پڑے تو کیا جائے، لیکن یہ فیصلہ کرنے کا اختیار خود فریقین کو نہیں ہے بلکہ تیسرے شخص یا ادارے کو ہے۔ یہ سن کے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمیں فیصلہ کرنے کا بھی اختیار ہے، ورنہ جو مثالیں میں نے دیں ہیں یا جو مثال میں نے دی ہے، اس میں خاوند خود ہی قاضی بھی بن جائے گا اور مزید ظلم شروع ہو جائیں گے، یا بیوی خود ہی مظلوم بن کر خود ہی اپنے فیصلے کرنے لگ جائے گی۔ اس لئے ایسے معاملات جہاں علیحدگیاں بھی ہونی ہوں، خلع کے معاملات بھی ہوں، اُس وقت بھی بڑے سوچ سمجھ کر اور دعاؤں کے بعد یہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلا قدم یہ ہے کہ احسان کرو۔ احسان یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دینا ہے۔عفو، درگزر اور صَرفِ نظر سے کام لینا ہے۔ خود کوشش کر کے مدد کے اور اچھائی کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔ اگر ان باتوں پر عمل ہو تو معاشرے کی ہر سطح پر ایک ایسی فضا قائم ہو گی جو پیار اور محبت کی مثالیں قائم کرنے والی ہو گی۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام پیدا ہو گا۔ میاں بیوی اور خاندانوں میں ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کے وہ نمونے نظر آئیں گے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ دوستوں کے تعلقات میں بھی اور غیروں سے تعلقات میں بھی ہمدردی، غلطیوں سے صرفِ نظر اور ایک دوسرے کی مدد کے جذبات پیدا ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مزید ترقی کرو اور آپس کے سلوک اور نیکیاں پھیلانے کے علاوہ وہ معیار حاصل کرو جس کی انتہا قربانی اور بےنفسی اور بےغرضی ہو۔ اور فرمایا اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی کا مقام حاصل کرنے سے یہ معیار حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ معیار حاصل ہوتا ہے اُس طرح قربانی کرنے سے، جس طرح ایک ماں بچے کے لئے کرتی ہے۔ ماں بچے کے لئے قربانی کرتی ہے، بےغرض ہو کر، بغیر کسی بدلے کی اور خواہش کے۔ ہر احسان اور حسنِ سلوک کے پیچھے بدلے کی خواہش یا نام و نمود کا اظہار یا بعض دفعہ آپس کے تعلقات کی دوریوں کو ختم کرنے کی غرض ہو سکتی ہے۔ لیکن ماں اور بچے کا رشتہ ایسا ہے جس میں کوئی غرض نہیں ہوتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 217۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اِلّاماشآءاللہ جو مثالیں آجکل کی دنیا میں سامنے آ جاتی ہیں اور وہ بھی ان کی ذاتی اغراض کی وجہ سے، وہ بھی اُن لوگوں کی جو دین کو بھول بیٹھے ہیں اور صرف دنیاوی مقاصد اُن کے سامنے ہیں، جن کے دل اتنے سخت ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو بھی مار دیتے ہیں جس کی اخباروں میں خبریں آتی رہتی ہیں۔

بہرحال سب سے زیادہ بےغرضانہ رشتہ ماں اور بچے کا ہے جو عام عقل رکھنے والے انسانوں میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اُس وقت حقیقی مومن کہلاتے ہیں جب دنیا کے تعلقات میں بھی بےغرضانہ جذبات ہوں۔ بنی نوع انسان کے لئے خدمت کا جذبہ اور جوش ہو۔ کل میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پڑھے تھے تو آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں اپنی جماعت کو اُس معیار پر دیکھنا چاہتا ہوں کہ جہاں وہ بنی نوع کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حق لینے کی خواہش کے بجائے حق کی ادائیگی کی خواہش ہو۔ دنیا کی عارضی لذتوں اور خواہشات کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 69-68۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اگر اس خوبصورت تعلیم پر عمل ہو تو گھر اور معاشرہ پُرامن ہو جاتا ہے۔ اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فَحْشَاء، مُنْکَر اور بَغْیِ سے روکتا ہے۔ فحشاء کا مطلب ہے انتہائی درجے کا گناہ اور گند اور ہر وہ بات جس سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔ اس بارے میں مَیں رمضان کے دنوں میں تفصیلی خطبات بھی دے چکا ہوں، اُن کو بھی سننا چاہئے۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر فَحْشَاء مُنْکَر کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسی بدی جس کا علم صرف اُس بدی کے کرنے والے کو ہو اور مُنْکَر وہ بدی ہے جو اس کے بعد آتی ہے جس کا علم دوسروں کو بھی ہو جائے، لیکن اس کا اثر دوسروں پر نہ پڑے، یا اس برائی سے دوسروں کے حق یا متاثر نہ ہوں یا بہت کم متاثر ہوں لیکن دنیا اس کو برا محسوس کرتی ہو، یہ برائی مُنْکَر ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 222)

پھر اس کے بعد بَغْیِ کا لفظ آتا ہے، بَغْیِ کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً غلط کام کرنا، نقصان پہنچانا، دھوکہ دہی کرنا، ناانصافی کرنا، دوسرے کا حق مارنا۔ پس یہ جو لفظ ہے بَغْیِ، یہ ایسی برائی ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہے اور معاشرے کا امن برباد کرنے والی ہے۔

بہرحال یہ تینوں برائیاں فَحْشَاء، مُنْکَر اور بَغْیِ ایسی برائیاں ہیں جو انسان کو عیب دار بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مومن اور مومنہ کو ایسی حالت میں دیکھنا چاہتا ہے جہاں وہ نیکیوں کو پھیلانے والا ہو اور برائیوں سے محفوظ ہو۔ اور نہ صرف خود برائیوں سے محفوظ ہو بلکہ معاشرے کو بھی محفوظ رکھنے والا ہو اور آج ہم احمدیوں کی یہی ذمہ داری ہے۔ ہم نے جو زمانے کے امام کو مانا ہے تو اس عہد کے ساتھ کہ ہم اپنی اس ذمہ داری کو بھی نبھائیں گے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلانے والے ہوں گے اور برائیوں کو دور کرنے والے ہوں گے۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ سنبھالیں، خود اپنی حالتوں کو نہ بدلا تو یہ ذمہ داریاں کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟ کیونکہ یہ جب ہو گا تبھی اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں حاصل ہو سکتا ہے، تبھی ہمارے ہر کام میں برکت بھی پڑ سکتی ہے۔

پس یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ نیکیوں کو حاصل کرنے کے لئے برائیوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ایک قسم کی یا چند قسم کی برائیاں چھوڑ دی ہیں بلکہ ہر قسم کی اور ہر سطح پر کی جانے والی برائی سے ہم نے بچنا ہے اور ہر نیکی کو اختیار کرنا ہے۔ دنیا انصاف اور عدل کے معیار کو بہت اعلیٰ معیار سمجھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمتر نیکی ہے۔ نیکی کی اعلیٰ ترین مثال ایتائ ذی القربیٰ ہے۔ بنی نوع انسان سے اپنے قریب ترین رشتہ دار کی طرح محبت اور بلاغرض خدمت اصل نیکی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ معیار تم نے حاصل کرنے ہیں۔ یہ حکم ہے اور برائیوں کو مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے دلوں کو ہر قسم کی دھوکہ دہی، ناانصافی اور نقصان پہنچانے سے باز رکھو۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹی بیان بازی سے بچو۔ دوسرے کو اپنی زبان سے بھی نقصان پہنچانے سے بچو بلکہ ایسی باتوں سے بھی بچو جو براہِ راست کسی کو نقصان تو نہیں پہنچاتیں لیکن بداخلاقی کا باعث بناتی ہیں۔ مثلاً ایک مجلس میں بیٹھے ہیں یا کسی سے آمنا سامنا ہوا ہے، ایک شخص وہاں آ کر سلام کرتا ہے تو دوسرا تکبر کی وجہ سے یا معمولی رنجش کی وجہ سے یا سلام کا جواب دینے کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے جواب نہیں دیتا، جبکہ اسلام کا یہ حکم ہے کہ سلام پھیلاؤ۔ یہ تعلیم بڑی بنیادی تعلیم ہے کہ سلام کو رواج دو۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان انه لا یدخل الجنة ...... حدیث نمبر 194)

تو ایسے لوگ اُن لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جو سلام کرنے والے کو تو متاثر نہیں کر رہے ہوتے، اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اُس نے تو سلام کا پیغام بھیج دیا، مگر اپنے اور اللہ تعالیٰ کے خود گناہگار بن رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہ گناہ سہیڑ رہے ہوتے ہیں، گناہوں کی فہرست میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی برائی سے بھی بچو۔

پھر فرمایا اپنے جائزے لو، اپنے دلوں کو ٹٹولو، اپنی برائیوں کو دیکھو اور ان کی اصلاح کرو۔ جو برائیاں بیشک دوسروں کو نظر نہ آئیں لیکن تمہیں پتہ ہے، تمہارے علم میں ہے کہ یہ برائیاں تمہارے اندر ہیں تو اپنے دلوں کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرو۔ یہی تقویٰ کی باریک راہ ہے۔ اور ہمیں باریکی سے یہ جائزے لینے چاہئیں اور باریکی سے اپنا جائزہ لے کر اپنے دل کو ان برائیوں سے پاک کرنا جن سے پاک ہونے کی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے، حکم فرمایا ہے یہ ضروری ہے۔ صرف یہ نہیں سوچنا کہ یہ میری برائی ہے کسی کو اس سے کیا غرض؟ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فحشاء میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن خدمتِ خلق کا جذبہ بھی رکھتے ہیں دنیاداروں میں بہت ساری ایسی مثالیں مل جاتی ہیں۔ دوسروں پر ظلم کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ بعض کو جھوٹ سے نفرت بھی ہوتی ہے لیکن دل میں بعض لوگوں کے لئے کینہ اور بغض بھی بھرا ہوتا ہے۔ کسی کا حق مارنا بظاہر پسند نہیں کرتے مگر چغلیاں کرنے کی عادت ہوتی ہے، ایک دوسرے کے پیچھے باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ پیٹھ پیچھے کسی کے عیب جھوٹے سچے بیان کرنے کی عادت ہوتی ہے تو اسلام کہتا ہے کہ یہ چغلیاں گناہ ہے، یہ پیٹھ پیچھے باتیں کرنا منع ہے، بلکہ خدا تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ یہ چغلیاں کرنا اسی طرح ہے جس طرح تم نے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ تو مختلف قسم کی برائیاں ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ اپنی سب ظاہری اور چھپی ہوئی برائیوں کو چھوڑو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑو۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے نہ کوئی بات چھپی ہوئی ہے اور نہ ہی اُس کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس شرط پر بیعت کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کو ہر بات اور ہر چیز پر فوقیت دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

تو پھر اس بات پر تسلی نہ پکڑ لیں کہ کیا ہوا اگر ہم میں بعض برائیاں ہیں۔ ان برائیوں کی وجہ سے ہم دوسروں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے، ہمارے اپنے اندر ہی برائیاں ہیں۔ اگر آدمی ان چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی وقعت دینا چھوڑ دے تو یہی چھوٹی چھوٹی برائیاں پھر بڑی برائیاں بن جاتی ہیں اور فحشاء بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہوش کے ناخن لو اور خدا تعالیٰ نے جو نصائح فرمائی ہیں اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ تبھی اپنی زندگی میں بھی سکون محسوس کر سکتے ہو۔ تبھی تم اپنے گھر میں بھی سکون کے سامان کر سکتی ہو اور تبھی تم معاشرے میں بھی نیکیاں پھیلانے والی بن سکتی ہو اور اس مقصد کا حصہ بن سکتی ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ عہد کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ۔ (النحل: 92)۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو جب تم نے اُس سے عہد کیا ہے، پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عہد دو طرح کے ہیں، ایک عہد بیعت کا عہد ہے اور ایک عہد اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کئے گئے عہد اور وعدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عہد عہدِ بیعت ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (الفتح: 11) یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اُس

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر276

مکرم طارق الأشہب صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم طارق الاشہب صاحب آف مصر کے قبول احمدیت سے پہلے کے بعض واقعات کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط میں ان کے احمدیت کی طرف سفر کی باقی داستان بیان کی جائے گی۔

احمدیت سے تعارف

مکرم طارق الاشہب صاحب بیان کرتے ہیں:

انٹر کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مَیں نے جامعۃ الأزہر میں کلیۃ الدعوۃ الإسلامیۃ میں داخلہ لے لیا جہاں موازنہ مذاہب کا مضمون میری خصوصی توجہ کا مرکز بنا۔اس مضمون کے لیکچرار نے ہمیں بابیت، بہائیت اور قادیانیت کے بارہ میں پڑھانا شروع کیا۔لیکچر کے دوران بے شمار کتب ٹیبل پر موجود ہوتی تھیں، شاید اس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ ان کتب میں موجود ہے۔اس استاد نے ہمیں یہ پڑھایا کہ مرزا غلام احمد بہائی تھا اور اگرچہ وہ مرکزِ بہائیت سے دُور رہتا تھا لیکن ذہین ہونے کی وجہ سے وہ اپنے گرد بہت سے لوگ اکٹھے کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اس نے دنیا کے سامنے ایک نیا دین اور نئی کتاب ’’الکتاب المبین‘‘ پیش کی۔

ہم استاد کی ٹیبل پر موجود کتب کے انبار سے مرعوب ہوجاتے تھے اور کبھی یہ خیال بھی نہ گزرا تھا کہ یہ سراسر جھوٹی معلومات ہیں۔ چونکہ میں اس مضمون میں سب سے زیادہ دلچسپی لیتا تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ اس میں میرے سو فیصد نمبر آتے تھے۔

یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں وزارت اوقاف کے تحت کسی مسجد میں امام وخطیب مقرر ہوسکتا تھا لیکن مجھے یہ پیشہ پسند نہ تھا اس لئے میں نے کسی اور فیلڈ میں اور مختلف طریق پر دعوت وتبلیغ کا کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ میری منگنی ہوچکی تھی۔ میں نے اپنی منگیتر کے ساتھ مل کر ملکی سطح پر ہونے والے ایک دینی مقالہ نویسی کے مقابلہ میں حصہ لیا اور بفضلہٖ تعالیٰ جو مقالہ ہم دونوں نے تیار کیا اسے انعام کے لئے چنا گیا۔ اس انعام کی مالیت ہماری شادی کے اخراجات کے لئے کافی تھی۔ مالی فائدہ کے علاوہ ہمیں اس تجربہ سے صحیح علمی قواعد کے مطابق تحقیقی مقالہ جات اور کتب وغیرہ تیار کرنے کا طریق بھی آ گیا اور اسی بنا پر مجھے ایک دارالنشر میں ملازمت بھی مل گئی۔ پھر میں نے مختلف کتب کی لغوی تصحیح اور ان کی طباعت کے لئے تیاری وغیرہ کا کام کرنے کے لئے اپنا علیحدہ دفتر بنالیا۔

قتل مرتد

ایک روز میری بیوی نے کہا کہ جس طرح مسلمانوں نے مختلف ممالک فتح کئے ہیں ان کی تاریخ پڑھ کر تو غیر مسلموں کا اعتراض درست لگتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں نے اسے جواب دیا کہ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان ممالک کی فتوحات کے دینی اسباب نہ تھے۔ نیز ملکوں کو فتح کرکے مسلمانوں نے کسی کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا بلکہ اسلامی تعلیم: مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُر (جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے) پر عمل کیا گیا۔

میری بیوی اس بات سے مطمئن نہ ہوئی، لیکن جو کچھ میں نے پڑھا تھا اس کے مطابق اس سوال کا یہی جواب تھا۔ میری بیوی کے عدم اطمینان نے مجھے بھی اس موضوع کے بارہ میں سوچنے پر مجبور کردیا اور سوچتے سوچتے میں اس نقطہ پر پہنچا کہ اگر اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور دینی آزادی بھی دے دی جائے تو ایسی حکومت میں کیا کسی کو یہ اختیار بھی ہوگا کہ وہ اسلام چھوڑ کر کوئی اَور دین اپنا لے؟ اس کا جواب میرے علم کے مطابق یہ تھا کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کو توبہ کرنے کی مہلت دی جائے گی اور اگر پھر بھی وہ اپنے اقدام پر مُصر رہا تو اس پر قتل مرتد کی حدّ کا اطلاق ہوجائے گا۔ یہاں تک پہنچ کر میں نے کہا کہ پھر مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُر پر عمل کہاں گیا؟ یعنی کسی کو اس حد تک آزادی ہے کہ چاہے تو اسلام میں داخل ہو، چاہے تو نہ ہو۔ لیکن اگر داخل ہوگیا تو پھر اس کی مرضی ختم ہو گئی کیونکہ اس کے بعد اگر اس نے کسی اور دین کا رخ کیا تو قتل ہوجائے گا۔

اس مسئلے کا بظاہر تو یہی نتیجہ نکلتا تھا لیکن میرا دل کہتا تھا کہ اسلامی تعلیم میں ایسی ناانصافی نہیں ہوسکتی۔ کہیں نہ کہیں میری فہم کا قصور ہے۔ اور اصل مسئلہ اس طرح نہیں جیسے میں سوچ رہا ہوں۔

الحوار المباشر

ایک روز میں مختلف ٹی وی چینلز بدل بدل کے دیکھ رہا تھا کہ ایک عربی چینل پر انڈین لباس میں ملبوس ایک شخص دیکھا۔ میں نے قدرے تعجب کا اظہار کرنے کے بعد چینل بدل لیا۔ کئی روز تک یہی سلسلہ جاری رہا کہ مختلف چینلز بدلنے کے دوران اس چینل پر بھی کچھ توقف کرنے کے بعد ہم چینل بدل لیتے۔ ایک روز میں نے دیکھا کہ اس پر بعض لوگ دینی امور کے بارہ میں باتیں کررہے تھے۔ میں نے سمجھا کہ یہ لوگ شاید انڈین مذاہب کے بارہ میں بات کررہے ہیں۔ جب کچھ دیر کے لئے رُک کر ان کی بات سنی تو معلوم ہوا کہ دراصل یہاں تو اسلام کے بارہ میں ہی بات ہورہی ہے۔ یہ جان کر میں نے اس چینل کو بھی کبھی کبھی دیکھنا شروع کردیا۔ ایک روز اس پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا جس میں عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ جاری تھا۔ عیسائیوں کے مزاعم اور عقائد کے مسکت جوابات سن کر میری آنکھیں تو ٹی وی کی سکرین کے ساتھ چپک کر رہ گئیں۔ چونکہ موازنہ مذاہب میرا پسندیدہ ترین مضمون تھا اس لئے مجھے اس چینل سے خاص لگاؤ ہوگیا اور میں نے اس کے باقی پروگرام بھی دیکھنے شروع کردیئے۔ ان پروگرامز میں بعض ایسی باتیں بھی مَیں نے سنیں جو دیگر مولویوں کے خیالات سے مختلف تھیں۔ لہٰذا میں ان کی ہرنئی بات پر بشدّت اعتراض کرتا تھا لیکن جب اس کی وضاحت اور دلائل سنتا اور ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرتا تو ان کی رائے کو عین صواب پاتا۔ رفتہ رفتہ مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس چینل والے جو بات بھی کرتے ہیں وہ نہایت مدلّل اور درست مؤقف کی عکاس ہوتی ہے۔ لیکن جب میں نے بانی جماعت احمدیہ کی نبوت کے بارہ میں سنا تو بلند آواز میں کہا: نہیں، ہرگز نہیں، یہ بات کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ اس صورتحال کے پیش نظر میں نے فیصلہ کیا کہ جو اچھا ہے وہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لہٰذا میں نے دیگر پروگرام تو چھوڑ دیئے لیکن الحوار المباشر دیکھتا رہا۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْه

شاید یہ الحوار المباشر دیکھنے کا ہی اثر تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ میرے دل میں اس چینل کے باقی پروگرامز دیکھنے کا خیال آیا چنانچہ میں سب پروگرام دیکھنے لگا لیکن جب بانیٔ جماعت کی نبوت کا ذکر آتا تو میں پروگرام بدل لیتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے کہا کہ اس طرح کے ردّعمل کی بجائے میں کیوں نہ اس بارہ میں سنجیدگی کے ساتھ تحقیق کرکے کسی ٹھوس نتیجہ اور محکم دلیل پر قائم ہو جاؤں۔ لہٰذا میں نے اس کے لئے یہ طریق اختیار کیا کہ اپنے سابقہ سارے خیالات سے ذہن خالی کرکے قرآن کریم کا مطالعہ کرنا شروع کردیا، اس اقدام سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ نبوت کے معاملہ میں جس آیت نے مجھے سب سے زیادہ قائل کیا وہ سورہ ھود کی یہ آیت تھی: ﴿أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً﴾ (سورة هود: 18) ترجمہ: پس کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟)

{اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ: اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے تین دلائل پیش کئے گئے ہیں:

1) آپ خود خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہیں۔ 2) آپ کے بعد آپ کی گواہی دینے کے لئے ایک گواہ آئے گا۔ 3) آپ سے قبل موسیٰ علیہ السلام کی کتاب آپ کی صداقت کی گواہی دے رہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے گواہ کے بارہ میں بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ لیکن اس آیت میں شَاهِدٌ مِّنْهُ کے کلمات نے اس کی وضاحت کردی کہ وہ گواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہوگا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تربیت یافتہ، آپ کا غلام، آپ کی اُمّت کا ایک فرد ہوگا جسے آپ کی اتباع کامل کی وجہ سے اس مقام سے نوازا جائے گا۔ (ندیم)}

جماعت سے رابطہ

نبوت کے معاملہ میں راہنمائی کے بعد میں نے جماعت سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ پر ای میل ارسال کیا جس میں جماعت کی جانب اپنے میلان کا بھی اظہار کیا۔ اگلے روز ہی مجھے کسی نے فون کیا۔ میں سمجھا یہ میرے کسی گاہک کا فون ہے لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب دوسری جانب سے مکرم محمد شریف عودہ صاحب بات کررہے تھے۔ میں جماعت کی سچائی کے بارہ میں تو مطمئن ہو ہی چکا تھا لیکن مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے اچانک فون کا میرے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ میں نے ان کے ساتھ بات چیت کے آخر پر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کردیا۔ انہوں نے بتایا کہ کوئی مصری احمدی مجھ سے رابطہ کرے گا۔

مصطفیٰ ثابت صاحب کی شخصیت

مکرم شریف صاحب سے بات چیت کے بعد چند دن گزر گئے لیکن مجھ سے کسی نے رابطہ نہ کیا، میرا بیعت کرنے کا شوق بڑھتا جارہا تھا، چنانچہ میں نے دوبارہ ای میل ارسال کیا۔ اس کے بعد ایک مصری احمدی کا فون آ گیا اور ملنے کا وقت بھی طے ہوگیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اسی نمبر سے دوبارہ فون آیا اور مجھے اس احمدی نے بتایا کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میرے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اتنے بڑے عالم اور بزرگ شخصیت سے اس طرح اچانک میری بات ہوجائے گی۔ بہرحال ان سے بات ہوئی تو انہوں نے مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔

میں نے خوشی خوشی اس ملاقات کی تیاری کی اور اپنی بیوی اور ایک سالہ بچے کو لے کر ان کے گھر پہنچ گیا۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو دیکھتے ہی ان کے ادب اور احترام اور مقام کی وجہ سے میری آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں۔ میں اپنے جوتے باہر اتار کر ان کے گھر میں داخل ہوا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب میرا جوتا اپنے ہاتھ میں اٹھائے تشریف لائے اور فرمانے لگے اسے پہنے رکھو تمہیں ٹھنڈ نہ لگ جائے۔ پھر وہ اندر سے کچھ کھلونے لائے اور میرے ایک سالہ بیٹے کے ساتھ کھیلتے رہے۔ ان کے اس فعل کی وجہ سے ان کی عزت ومنزلت میری آنکھوں میں مزید بڑھ گئی۔ اور میرے دل میں اس قدر محبت رکھنے والی اور ادب سکھانے والی جماعت میں داخل ہونے کی تمنّا شدت اختیار کرگئی۔ میری احمدی احباب کے ساتھ کئی ملاقاتیں ہوئیں لیکن باوجود میری خواہش کے کسی نے مجھے بیعت کرنے کے لئے نہ کہا۔ بالآخر میں نے خود ہی فیصلہ کیا کہ اب مجھے بیعت کے لئے مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے، لہٰذا میں نے اپنے احمدی دوست سے اس کا اظہار کیا اور بیعت کے لئے حاضر ہونے کا وقت مقرر ہوگیا۔

انہی دنوں میں مجھے اپنے کاروبار میں کسی قدر تنگی کا سامنا کرنا پڑا جس کا ذکر میں نے بغرض دعا ایک احمدی سے بھی کردیا۔ اس کے چند دن بعد ہی مجھے مصطفیٰ ثابت صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے آپ کے کاروبار کے سلسلہ میں پریشانی کا علم ہوا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک خطیر رقم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ یہ مجھ سے بطور قرضۂ حسنہ لے لیں اور حالات ٹھیک ہونے پر لوٹا دیں۔ میں نے ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر مجھے ساکت کردیا کہ اگر تمہارا والد ایسے موقعہ پر تمہاری مدد کرتا تو کیا تم انکار کردیتے؟ مجھے بھی اپنے والد کی جگہ پر ہی سمجھو، اور پھر میں قرضۂ حسنہ دے رہا ہوں تم جتنی جلدی ہوسکے اس قرض کو لوٹا دینا۔ اس واقعہ کے ایک دو روز بعد میں نے بیعت کرلی۔ لیکن جب اس کا علم مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ شرمندگی سی محسوس کررہے ہیں۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید میں نے ان کے اس احسان کے زیر اثر آکر بیعت کا فیصلہ کیا ہے۔ اور مجھے پتہ چلا کہ وہ بعد میں کئی روز تک اس وجہ سے استغفار بھی کرتے رہے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ میں ان کی آفر سے قبل ہی بیعت کرنے کا فیصلہ کرکے وقت لے چکا تھا۔

بہرحال میں نے ثابت صاحب کی شخصیت میں تواضع اور انکساری کے عجیب رنگ دیکھے۔ اللہ تعالیٰ سے

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا

خدام سے خطاب

(فرمودہ 25/دسمبر 1939ء برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ بمقام قادیان)

تیسری و آخری قسط

مَیں نے ایک واقعہ اپنی زندگی کا کئی بار سنایا ہے۔ اُس وقت میری عمر صرف انیس سال تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے۔ آپ کی بعض پیشگوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے اُس وقت یہ سمجھا جاتا تھا کہ ابھی آپ فوت نہیں ہوں گے۔ جس وقت آپ کی وفات ہوئی ہے میں نے اپنے کانوں سے ایک شخص کو جو بعد میں مُرتد بھی ہوگیا تھا یہ کہتے سنا کہ آپ پیشگوئیوں کے ماتحت فوت نہیں ہوئے۔ اُس روز میری بڑی بیوی لاہور میں ہی اپنے میکے گئی ہوئی تھیں اور آپ کی ایسی حالت دیکھ کر میں ان کو لینے چلا گیا۔ جب میں واپس آیا تو آپ کے آخری سانس تھے اور اُس وقت میں نے اپنے کانوں سے یہ الفاظ ایک شخص کے منہ سے سُنے۔ وہ کسی اور سے بات کر رہا تھا۔ اُس وقت مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ اگر ساری جماعت بھی پھر جائے تو اے خدا! میں وہ تعلیم جو تو نے دے کر آپؑ کو مبعوث کیا تھا تنِ تنہا ساری دنیا میں پھیلاؤں گا اور میں ہمیشہ اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ میرے منہ سے کہلوا دیئے۔ اُس عمر میں اور ایسے حالات میں ایسی بات بالکل غیر معمولی ہے۔ جب قرآن وحدیث پڑھا جا رہا ہو اور ایسی باتیں ہو رہی ہوں اُس وقت ایسی بات کہہ دینا کوئی غیر معمولی نہیں لیکن مصیبت کے وقت تو بڑی بڑی ہمت والے لوگ بھی ایک دوسرے سے گلے مِل مِل کر روتے ہیں۔ یہ وہ وقت نہیں تھا کہ جب کوئی خوشی کے واقعات سُنا رہا ہو۔ ایسے واقعات سن کر تو ایک نوجوان کے دل میں جوش پیدا ہوسکتا ہے اور وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے لیکن وہ وقت ایسا تھا جب بظاہر ہمارے لئے دینی و دُنیوی دونوں ٹھکانے لوٹ رہے تھے اور امید کی بجائے مایوسی کی گھٹائیں چھا رہی تھیں اُس وقت میری زبان سے ایسا اقرار یقیناً اللہ تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت تھا۔

پس خدام الاحمدیہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک ہر ایک یہ نہ سمجھے کہ اس کام کا ذمہ دار مَیں ہی ہوں اور کوئی نہیں اُس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پس اپنے اندر یہ روح پیدا کرو اور پھر خدا تعالیٰ پر توکّل رکھو کہ وہ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

میرا یہ ہمیشہ کا تجربہ ہے کہ جب یہ توکّل پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب کر دیتا ہے اس کے ساتھ کامیابی کے لئے دعائیں کرنا بھی ضروری ہے اور جب دُعا کرنے کے ساتھ یہ یقین ہو جائے کہ یہ قبول ہوگئی ہے تو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت جب قریب تھا تو میں کوٹھے کی چھت پر دُعا کے لئے گیا۔ اُس وقت مجھے شدید فکر اور غم بھی تھا مگر دُعا کیلئے میرے اندر وہ جوش پیدا نہ ہوا جس کے نتیجہ میں یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ دُعا قبول ہوگئی ہے۔ مَیں بہت دیر تک کوشش کرتا رہا مگر وہ حالت پیدا نہ ہوئی۔ اس پر مجھے خیال پیدا ہوا کہ شاید میرے دل میں منافقت ہے کہ جس کی وجہ سے جوش دُعا کیلئے پیدا نہیں ہوتا۔ اس پر مَیں نے اپنے لئے دُعا شروع کی تو اس میں بہت جوش پیدا ہوُا اور اُس وقت میرے دل میں یہ القاء ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں میری دُعا قبول ہو اس لئے وہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ تو دُعا کے ساتھ ایسی کیفیت اگر پیدا ہو جائے کہ انسان سمجھے یہ دُعا ضرور قبول ہو جائے گی تو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ انسان کو جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے اور وہ سمجھے کہ میری دُعا وہ ضرور قبول کرے گا تو انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک قسم کا وائرلیس کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کامل توکّل کی وجہ سے دل اس سے ایسا پیوست ہو جاتا ہے کہ انسان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کی دُعا ضرور سُنی جائے گی اور جب انسان اس مقام پر پہنچ جائے تو پھر سامانوں کی کمی وغیرہ سے گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے سامان خود بخود پیدا کر دیتا ہے۔

............پس یاد رکھو کہ کامیابی کیلئے یہ چیز بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل ہو۔ پھر اس یقین کی ضرورت ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا اور جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے اسے گھبرانے کی کیا ضرورت اور اسے کسی انسان کی طرف سے ہمت اور حوصلہ دلانے کی کیا ضرورت ہے......

......**نوجوانوں کو جو ناکامیاں ہوتی ہیں اس کی ایک وجہ مَیں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ پر ایسا یقین اور توکّل نہیں ہوتا اس لئے وہ لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں لوگ مدد نہیں کرتے، لوگ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو جتنی اُمید لوگوں سے ہوتی ہے اس کا اگر ہزارواں حصہ بھی خدا تعالیٰ پر ہو تو وہ یقیناً کامیاب ہو جائیں۔ پس میں نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ یہ یقین اور یہ توکّل اپنے اندر پیدا کریں۔**

اِس کے بعد مَیں دُعا کر دیتا ہوں دوست بھی دُعا کریں۔

...........مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔ **لیکن یاد رکھیں کہ اصل بات وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ کامیابی کے لئے اِتّقاء بہت ضروری چیز ہے۔ اِتّقاء کے معنے بھی یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لینا اور یہی چیز ہمیں کامیاب کر سکتی ہے ورنہ اگر ہماری کامیابی کا انحصار دُنیوی سامانوں اور تدبیروں پر ہو تو پھر تو جب یہ سامان پورے ہوں گے اُسی وقت کامیابی نصیب ہوگی اور ان سامانوں کے لئے تو صدیاں درکار ہوں گی۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ پر توکّل ہو تو وہ آج بھی ویسا ہی طاقتور ہے جیسا صدیوں بعد ہوگا اور وہ آج بھی ہمیں کامیاب کر سکتا ہے۔ اس لئے دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر صحیح توکّل پیدا کرے۔ ہمارے دماغوں میں صحیح روشنی پیدا کرے اور عمل کی توفیق دے اور پھر ہمارے عمل کی نسبت سے بہت زیادہ اچھے اور زیادہ شاندار نتائج پیدا کرے۔**

(تاریخ خدام الاحمدیہ جلد اوّل صفحہ 105 تا 115 مطبوعہ ایڈیشن اوّل)

......☆☆☆......

نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریقے

(بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

(ناصر احمد۔ راولپنڈی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ذکر الٰہی میں ذکر کے مضمون کو انتہائی نفیس اور آسان انداز میں بیان فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ذکر الٰہی میں پختہ ہونے کے طریقے بھی بیان فرمائے ہیں۔ اسی مضمون میں آپ نے نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریقے بھی بتائے ہیں جو انوار العلوم جلد 3 صفحہ 517 سے 533 تک موجود ہیں۔ خصوصیت سے ایسے لوگ جو نماز میں لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں یا ابھی پنجوقتہ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے لیے یہ مضمون انتہائی مددگار ثابت ہوگا۔

یہ طریقے خلاصۃً قارئین کی خدمت میں پیش خدمت ہیں۔ تفصیلی مطالعہ کے لئے انوار العلوم سے متعلقہ صفحات کا مطالعہ فرمائیں۔

پہلا طریق: سب سے پہلی چیز وضو ہے۔ چونکہ اعصاب کے ذریعہ خیالات نکلتے اور پراگندہ ہو جاتے ہیں ان کو قابو میں رکھنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان کے نکلنے کے بڑے بڑے مرکز ہاتھ، پاؤں اور منہ ہیں اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب ان پر پانی ڈالا جائے تو خیالات کی رو جوان میں سے نکل رہی ہوتی ہے، بند ہو جاتی ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا طریق: نماز مسجد میں ادا کی جائے۔ اس سے ضرور یہ خیال آئے گا کہ اس خدا کے حضور میں کھڑا ہوا ہوں جس کی عبادت کرنے کے لیے یہ جگہ بنائی گئی ہے اور گھر میں بھی نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ مختص کی ہوئی ہوتا کہ جب وہ جگہ دیکھیں تو خیال آئے کہ یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کا مقام ہے۔

تیسرا طریق: نماز قبلہ رُخ پڑھی جائے۔

چوتھا طریق: اذان سے شیطان دُور بھاگ جاتا ہے۔ اذان کے الفاظ پر غور کرنے سے خدا تعالیٰ کی عظمت اور شان کا رعب پڑے گا اور اس کی وجہ سے نماز میں توجہ قائم رہے گی۔

پانچواں طریق: اقامت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی آواز سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

چھٹا طریق: چھٹا طریق صف بندی ہے۔ جسمانی باقاعدگی خیالات میں بھی باقاعدگی پیدا کر دیتی ہے۔

ساتواں طریق: نماز پڑھنے کی نیت ہے۔ جب نماز پڑھنے لگیں تو نماز پڑھنے کا خیال بھی پیدا کر لیں اور سمجھیں کہ کیا کرنے لگے ہیں۔ اس سے دل کے اندر ایک خشیت پیدا ہوگی۔ خشیت پیدا ہوگی تو توجہ بھی پیدا ہوگی۔

آٹھواں طریق: نماز باجماعت ہے۔ بار بار کی تکبیر اِدھر اُدھر کے خیالات سے واپس نماز میں لے آتی ہے۔

نواں طریق: نماز میں مختلف حرکات ہیں۔ ہر حرکت دوسرے خیالات میں محو انسان کو واپس نماز میں لے آتی ہے۔ جیسے قیام سے رکوع یا رکوع سے سجدہ میں جانا۔

دسواں طریق: فرائض سے پہلے اور بعد میں سنن کا پڑھنا ہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ کسی بھی کام سے قبل اور اس کے کچھ دیر بعد تک انہی خیالات میں رہتا ہے۔ سنن کی ادائیگی نماز سے پہلے اور بعد کے خیالات کو دبا دیتی ہے۔

گیارہواں طریق: اگر نماز پڑھتے ہوئے توجہ قائم نہ رہے تو آہستہ آہستہ لفظوں کو ادا کریں۔ الفاظ کی ادائیگی سے جب تک صحیح طرح مفہوم ذہن میں نہ آجائے آگے تلاوت نہ کی جائے۔

بارہواں طریق: اپنی نظر مقامِ سجدہ پر بلکہ پاؤں کی طرف رکھنی چاہیے۔ جب انسان کی ایک حِس کام کرتی ہے تو باقی بے حس ہو جاتی ہیں۔ تو جب نظر مصروف ہوگی تو کان، ناک اور لمس وغیرہ کسی حد تک معطل رہیں گے اور خیالات کو منتشر نہیں ہونے دیں گے۔

تیرہواں طریق: جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو ارادہ کریں کہ کوئی خیال ذہن میں نہیں آنے دیں گے۔

چودہواں طریق: بعض آیتیں خاص طور پر خشیت اللہ پیدا کرنے والی ہوتی ہیں ان کو بار بار دہرائیں۔ مثلاً اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بار بار کہیں۔ اس سے نفس کو شرم آجائے گی کہ منہ سے تو میں اللہ کی غلامی کا دعویٰ کر رہا ہوں اور عملاً اِدھر اُدھر بھاگتا پھر رہا ہوں۔

پندرہواں طریق: قیام میں نیت کریں کہ رکوع تک کسی خیال کو ذہن میں نہیں آنے دیں گے۔ اسی طرح رکوع میں نیت کریں کہ کھڑے ہونے تک کسی خیال کو ذہن میں نہیں آنے دیں گے۔

سولہواں طریق: اگر کوئی خیال آجائے تو اس کا خوب مقابلہ کیا جائے جیسے اگر بچے کے بیمار ہونے کا خیال دل میں آجائے تو یہ سوچا جائے کہ اگر میں یہ خیال دل میں لاؤں گا تو بچہ اور بیمار ہو جائے گا۔

سترہواں طریق: جب گھر میں نوافل پڑھے جائیں تو اس قدر اونچی تلاوت کی جائے کہ آواز اپنے کانوں تک آتی رہے۔

اٹھارہواں طریق: نماز میں ضروری حرکت کے سوا کوئی اور حرکت نہ کی جائے حتیٰ کہ اگر سجدہ کے مقام پر کنکر بھی پڑے ہوں تو ان کو بھی نہیں ہٹانا چاہیے اور اگر بہت تکلیف ہو تو ایک دفعہ ہٹا دینے چاہئیں۔

انیسواں طریق: قیام، رکوع اور سجدہ کی حالت میں چستی کی شکل رکھنی چاہیے نہ کہ ایک ٹانگ پر زیادہ وزن رکھا ہو کیونکہ سستی اختیار کی جاتی ہے تو دشمن قبضہ پا لیتا ہے۔

بیسواں طریق: اگر کسی رکعت میں کوئی خیال پیدا ہو جائے تو جس عبارت تک بغیر خیال کے نماز پڑھی تھی وہیں سے دوبارہ پڑھنی شروع کر دینی چاہیے۔

اکیسواں طریق: جن لوگوں کو خیالات کی عادت ہوتی ہے انہی کے دلوں میں نماز پڑھتے وقت دوسرے خیالات آتے ہیں لیکن اگر وہ اس طرح کریں کہ شروع دن سے ہی اس قسم کے خیالات نہ آنے دیں تو انتشار کی حالت پیدا نہ ہوگی۔

بائیسواں طریق: نماز ایسی حالت میں ادا کی جائے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر خدا کو نہ دیکھ سکو تو کم از کم اتنا تو یقین ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے آخر میں السلام علیکم اس بات کی دلیل ہے کہ انسان خدا کے حضور سے واپس آرہا ہے۔ جو شخص خدا کے حضور جاتا ہی نہیں اور سلام پھیرتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ وہ تو خیالات کی دنیا میں گیا تھا۔ شیطان کا مقابلہ کرتے رہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''پس آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ پوری طرح اپنی نماز کی حفاظت کریں اور شیطان سے خوب مقابلہ کرتے رہیں جو آپ کو خدا کے حضور سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ اگر آپ ساری نماز میں بھی اس سے مقابلہ کرتے رہیں گے اور اس کے آگے گریں گے نہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو اپنے دربار میں ہی سمجھے گا۔ لیکن اگر گر جائیں گے تو خدا تعالیٰ بھی آپ کا ہاتھ چھوڑ دے گا۔ اس لیے آپ کو مقابلہ ضرور کرتے رہنا چاہیے۔ اگر اس طرح کریں گے تو آخر کار آپ ہی کامیاب ہوں گے۔''

(انوار العلوم جلد سوم صفحہ 533)

خطبہ جمعہ

دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو مسجدوں کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنا ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔

مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب آف کلیولینڈ امریکہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 نومبر 2013ء بمطابق 22 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں، تحریرات میں، ارشادات میں ہمیں اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں بتایا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ اس مقصد بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُن مقاصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں تا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والوں میں شمار ہو سکیں۔ ان مقاصد میں سے بعض اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں پھر ایمان کو زندہ کرنے کے لئے مامور کیا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ تا کہ لوگ قوتِ یقین میں ترقی پیدا کریں۔ اس بات پر یقین ہو کہ خدا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور برائیوں کی سزا بھی دیتا ہے۔ آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تک ایمان کامل نہ ہو، انسان مکمل طور پر نیک اعمال بجا لا نہیں سکتا۔ فرمایا کہ جو جو کمزور پہلو ہوگا، اُسی قدر نیک اعمال میں کمی ہوگی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 320۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انبیاء اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین پیدا کرنے آتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ایک بہت بڑا مقصد ہے تا کہ کمزوریاں دور ہوں اور ایمان کامل ہو۔ یہ آپ کے بعض الفاظ کا ارشادات کا خلاصہ ہے۔ میں نے سارے الفاظ نہیں لئے، اُس کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ بہر حال یہ کمزوریاں کس طرح دُور ہوں گی اور ایمان کس طرح کامل ہوگا؟ اس بارے میں آپ نے بڑا کھل کر واضح فرمایا ہے کہ صرف میری بیعت میں آنے سے نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہی اصول خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں...... یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے کہ: وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں، ہم اُن کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 338۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایمان میں کامل ہونے کا یہ اصول ہے کہ صرف بیعت کرنے سے اصلاح نہیں ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ اپنی حالت بدلنے کے لئے مزید کوشش نہیں ہوگی، اگر خالص اللہ تعالیٰ کے ہو کر کوشش نہیں ہوگی، اپنے دلوں کو بدلنے اور پھر عمل کرنے اور جہاد کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔‘‘ یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو، اُس کی تعلیم پر عمل ہو۔ ’’یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے، جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ مَیں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 339۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر آپ نے ہمیں کیا دکھایا اور ہم سے کیا امید کی؟ آپ نے وہ نمونے قائم کئے اور اُن نمونوں پر چلنے کی تلقین کی جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادتوں کے بھی قائم کئے اور حُسنِ خلق کے بھی قائم کئے اور جن کو قائم کرنے کے لئے پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بھی مجاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے کہلائے اور نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے وارث ہوئے کہ ایک دنیا کو اپنے پیچھے چلا لیا۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آپ کے ماننے والوں کو کیسا انسان بننے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔...... ہمارا کام اور ہماری غرض...... یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اَور ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 352۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم اپنے وجود میں تبدیلی کی کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور وجود نہیں بناتے، اپنے آپ کو ایسا نہیں بناتے جو دنیا سے مختلف ہو تو آپ کے ارشاد کے مطابق ہمیں بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پھر ایک جگہ بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآنِ کریم لایا ہے اور دار النّجاۃ میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 392-393۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’ہمارا اصل منشاء اور مدّعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 200۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) ہماری تعریف اگر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں ہے۔

پس ہم نے یہ غرض بھی پوری کرنے کے لئے بیعت کی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہمیں قرآنِ

کریم کی تعلیم کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے تا کہ عمل کریں اور اس تعلیم کو پھیلائیں کیونکہ دنیا کی نجات بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ میں ہے۔ پس دنیا کو بتائیں کہ اس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے جھنڈے تلے آ کر تم بھی نجات حاصل کرو۔

پھر آپ ایک جگہ اپنی آمد کا مقصد بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کُل ملّتوں پر غالب کرے۔ اُس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 413۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اپنے مشن کے غرض کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ‘‘ یعنی روشن دلائل کے ساتھ ’’تمام ملّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 432۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے اپنی آمد کا مقصد یہ بھی فرمایا کہ:

’’میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے‘‘۔ یعنی فرشتے بھی اُس کو سجدہ کرتے ہیں۔ ’’نورانی ہو جاتا ہے۔ غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 494-493۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا:

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یعنی اس سے آپ کو کیا مقاصد حاصل ہوں گے؟ آپ کیوں آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور اُلوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گمشدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 500۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اور فرمایا: یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں۔ نہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ اُن کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ و حشمت ہے۔ صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقیناً یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں، یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا، سوچنا ہوگا، منصوبہ بندی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہوگی تا کہ ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہوگی۔ یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب ہم اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں، اپنی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ کیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ہم کریں بھی تو کیا کریں گے کہ ایک طرف ہمارے وسائل محدود اور دوسری طرف دنیا کی اسّی فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے، دنیا کے پیچھے بھاگنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں دولت ہے، ہر قسم کی ترقی ہے، دوسرے مادّی اسباب ہیں جنہوں نے یہاں رہنے والوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔ ابھی کل کی ڈاک میں ہی ایک احمدی کا جاپان سے ایک خط تھا، بڑے درد کا اظہار تھا کہ میں نے اپنے ایک جاپانی دوست سے کہا، اُن کے بڑے اچھے اور اعلیٰ اخلاق ہیں، تعلقات بھی اُن سے اچھے ہیں، بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے، جب اُسے یہ کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہو تو کہنے لگے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے خدا کی تلاش کرتا پھروں یا خدا سے رہنمائی مانگوں، مجھے اور بہت کام ہیں۔ تو یہ تو دنیا کی حالت ہے۔ ان قوموں کی جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں یہ حالت ہے۔ اور غریب قوموں کو بھی اس ترقی اور دولت کے بل بوتے پر اپنے پیچھے چلانے کی بڑی طاقتیں اور امیر قومیں کوشش کر رہی ہیں۔ پس جب یہ صورتِ حال ہو، سننے کی طرف توجہ نہ ہو یا کم از کم ایک بڑے طبقہ کی توجہ نہ ہو اور دولت اور مادّیت ہر ایک کو اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کر رہی ہو اور ہمارے وسائل جیسا کہ مَیں نے کہا، محدود ہوں تو ایسے میں کس طرح ہم دجل اور مادّیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کر سکیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور بڑی تحدّی سے فرماتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

پس ہم بھی آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ اعلان کر رہے ہیں، چاہے ظاہراً کریں یا نہ کریں لیکن ہمارا بیعت میں آنا ہی ہم سے یہ اعلان کروا رہا ہے اور کروانا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہ ہم اللہ کے دین میں مددگار ہیں اور رہیں گے انشاء اللہ۔ دنیا کے انکار سے مایوس نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ہم دنیا کی آنکھ سے دیکھ کر اس کام کو آگے نہیں بڑھا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر تسلی دلاتی ہیں کہ اگر تم اللہ میں ہو کر کوشش کرو گے تو نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس ہم دنیاوی نظر سے دیکھیں اور وسائل پر بھروسہ کریں تو ہماری جو کامیابی ہے ایک دیوانے کی بَڑ نظر آتی ہے۔ اگر ہم دنیاوی طاقت اور وسائل کے لحاظ سے دیکھیں تو ایک ملک کو ہی دیکھ کر ہم پریشان ہو جائیں۔ مثلاً روس کو لے لیں، چین کو لے لیں، یورپ کے کسی ملک کو لے لیں، امریکہ کے کسی ملک کو لے لیں، جزائر کو لے لیں، افریقہ کے کسی ملک کو لے لیں، ہر جگہ بہت سی ایسی روکیں نظر آئیں گی جو ہمیں آگے بڑھنے سے ڈرائیں گی۔ ملکوں کے حالات اور دنیاوی جاہ و حشمت نہ آج سے چند دہائیاں پہلے ہمارے حق میں تھے، نہ آج ہمارے حق میں ہیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونے ہیں اور

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

Apartment for SALE

A three bed & attendant room apartment facing Margala for SALE in 'F - 11' Islamabad (Pakistan). The apartment is fully air conditioned, has an area of 3000sq ft & is rented to a European for one year.

Please contact:

Tel: +44(0)2088773697, 07725833858

Post: 1 Shire place London SW18 3BP

ہو رہے ہیں۔ مثلاً ایک وقت میں روس اور اُس کے ساتھ جو تمام states تھیں، کمیونسٹ حکومت کی وجہ سے وہاں تبلیغ نہیں ہو سکتی تھی۔ اب ایک حصہ آزاد ہو کر مذہب سے دُور چلا گیا اور دنیاوی چکا چوند نے اُسے اندھا کر دیا۔ اور دوسری طرف جو مسلمان ریاستیں رشیا میں شامل تھیں وہاں مفتیوں اور مفاد پرست مذہبی لیڈروں نے حکومت کو اس طرح ڈرا دیا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے راستے میں قدم قدم پر روکیں کھڑی کی جارہی ہیں۔ جماعت پر پابندیاں ہیں اور وہاں کے احمدیوں کو بھی ڈرایا دھمکایا جاتا ہے، ہراساں کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک کو دیکھیں تو دنیا داری نے یہاں بھی انتہا کر دی ہے۔ غلاظتوں اور بے حیائیوں کو قانون تحفظ دے دیتا ہے۔ جس بے حیائی پر اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کیا تھا، اُس بے حیائی کو ہمدردی کے نام پر تحفظ دیا جارہا ہے۔ چین میں مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں، مادّی دوڑ میں آگے بڑھنے کی دوڑ وہاں لگی ہوئی ہے اور معاشی لحاظ سے وہ دنیا کی بہت بڑی طاقت بن رہا ہے۔

جاپان ہے تو بہت ترقی یافتہ ملک ہے، وہاں بھی ٹیکنالوجی میں ترقی ہے اور حیرت انگیز ترقی نظر آتی ہے۔ اکثریت دنیا کی رسوم کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن مذہب سے دُوری ہے اور وہ یہ کہنے والے ہیں جو میں نے مثال دی کہ خدا کے لئے نعوذ باللہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اکثریت کا یہی نظریہ ہے۔ کیسا خدا، کونسا خدا؟ بیشک اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ بڑے آگے ہیں لیکن دنیا داری نے مذہب سے دور کر دیا ہے۔ بظاہر کہنے کو اگر جاپانیوں سے پوچھو تو روایتی مذہب ان کا شنٹوازم ہے لیکن حقیقت میں یہ لوگ شنٹوازم، عیسائیت اور بدھ ازم کا ایک عجیب ملغوبہ یا عجیب مجموعہ بن چکے ہیں۔ عملاً صرف رسومات کی حد تک پیدا ہونے، زندگی گزارنے اور مرنے کے بعد کے جو مراحل ہیں وہ مختلف stages میں مختلف مذاہب ادا کر رہے ہیں لیکن بہرحال دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ مغرب کی اکثریت جیسا کہ میں نے کہا، خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مذہب کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ چرچوں میں جانے والے کوئی نہیں۔ عیسائیت کہتی تو ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن چرچ فروخت ہو رہے ہیں۔ پس یہ دنیا اس وقت بے حال ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا دنیاوی لحاظ سے ہمارے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ان دنیا داروں کے سامنے ہمارے وسائل جو ہیں ایک ذرہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

پس یہ جو سب باتیں ہیں یہ فکر پیدا کرتی ہیں اور فکر پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں کہ ایسے حالات میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو کیسے آگے بڑھائیں گے؟ لیکن خدا تعالیٰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے، خدا تعالیٰ جس نے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا، اُس نے ہمیں فرمایا کہ مجھ میں ہو کر میرے راستوں کو تلاش کرو۔

اور خدا تعالیٰ میں ہو کر اُس کے راستے کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟ فرمایا يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:154) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوگا۔ پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ جو اپنے جلال کے ساتھ سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ ہر انہونی چیز کو ہونی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر انسان کے لئے نجات دہندہ کے طور پر بنا کر بھیجا ہے جس نے قرآنِ کریم آپ پر نازل فرما کر تمام انسانوں کے لئے شریعت کو کامل کر دیا جس میں ہر زمانے کے دینی اور دنیاوی مسائل کا حل بھی ہے، جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے میں اسلام کے احیائے نَو کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ایسے حالات آئیں کہ روکیں سامنے نظر آئیں، جب ایسے حالات آئیں کہ تمہاری عقلیں فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں اُس وقت تم صبر اور صلوۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔

پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ لیکن کیسے صبر اور کیسی صلوٰۃ کی ضرورت ہے؟ اُس کے لئے پہلے اصول بیان ہو چکا ہے کہ اللہ میں ہو کر مجاہدہ کرو۔

صبر کے مختلف معنی لغات میں درج ہیں۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا۔ ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دنیاوی دور میں جب ہر طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور برائیاں ہر کونے پر منہ کھولے کھڑی ہیں ان برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے۔ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر صبر کا مطلب ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ وقتی نیکی ہو اور جب کہیں دنیا کا لالچ اور بدی کی ترغیب نظر آئے تو نیکی کو بھول جاؤ۔ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف ہمیشہ توجہ رہے۔ ان اعمالِ صالحہ کی قرآنِ کریم میں تلاش کی ضرورت ہے۔ پھر صبر یہ ہے کہ ہر صورت میں اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا۔ ہر مشکل میں، ہر پریشانی میں، ہر تکلیف میں خدا تعالیٰ کے سامنے معاملہ پیش کرنا۔ کسی بھی بات میں کوئی جزع فزع نہیں۔

پس صبر کی یہ حالتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔ روحانی مدارج میں ترقی ہوگی۔ دنیا کی کروڑوں کی جو دولت ہے اُس کے مقابلے میں ایک مومن کا ایک پاؤنڈ، ایک ڈالر، ایک روپیہ جو ہے وہ وہ کام دکھائے گا جو دنیا کو حیران کر دے گا۔

پھر صبر کے ساتھ برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ثابت قدم ہونے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے معاملات پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صلوٰۃ کی بھی ضرورت ہے۔ اور صلوٰۃ کے بھی مختلف معنی ہیں۔

صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں۔ یعنی یہاں جو نصیحت ہے کہ مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو۔ صلوٰۃ میں یہ سب معنی آجاتے ہیں۔ پھر صرف یہ ظاہری نماز نہیں بلکہ دعاؤں کی طرف اُن کا حق ادا کرتے ہوئے توجہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

پس یہ وسعت صبر اور صلوۃ میں پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت بھی حاصل ہوگی اور تمام کام آسان ہوں گے اور ہوتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اور فضل اور رحم کے دروازے کھلیں گے۔

پس ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

سچی توبہ اُس وقت ہوتی ہے جب ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلی بات یہ کہ اُن تمام خیالات اور تصورات کو دل سے نکال دو جو دل کے فساد کا ذریعہ بن رہے ہیں، جو غلط کاموں کی طرف ابھارتے اور اُکساتے ہیں۔ یعنی جو بھی برائی دل میں ہے یا جس برائی کا خیال آتا ہے اُس سے کراہت کا تصور پیدا کرو۔ تمہیں کراہت آنی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار کرو۔ اپنے دل میں اتنی مرتبہ اُسے برا کہو کہ شرمندگی پیدا ہو جائے۔ دوسری بات ندامت اور شرم کا اظہار ہے اور تیسری بات یہ کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 88-87۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صبر میں یہی حالت پیدا کی جاتی ہے، تبھی صبر صحیح صبر کہلاتا ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی یہ عادت کر لی اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کے معیار حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائیدی نشان ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ نشانات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے ہم بھی دیکھیں گے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ نہ ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں، نہ ہم نیکیوں پر قدم مار رہے ہوں، نہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی روح کو سمجھ رہے ہوں، نہ ہم اپنے ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر رہے ہوں، نہ ہم مخلوق کے حق ادا کر رہے ہوں، نہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دے رہے ہوں جس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں، نہ ہم نمازوں کا حق ادا کر رہے ہوں اور پھر بھی ہم یہ توقع رکھیں کہ دنیا کو ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ان مقاصد کو اور اغراض کو پورا کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ہیں۔

دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہم یہی بتاتے ہیں کہ ایک دن ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اس دورے کے دوران بھی نیوزی لینڈ میں ایک جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ تم تھوڑے سے ہو، تمہیں یہاں مسجد

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کی کیا ضرورت ہے؟ پہلے ایک ہال موجود ہے۔ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ آج تھوڑے ہیں لیکن اس تعلیم کے ذریعہ جو قرآنِ کریم میں ہمیں ملی، ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ کثرت میں بدل جائیں گے اور ایک کیا کئی مسجدوں کی ضرورت ہمیں یہاں پڑے گی۔ پس اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشش اور اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

لیکن یہاں میں افسوس سے یہ کہوں گا کہ نمازوں عبادتوں کی طرف، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف ہماری، جو توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے ہماری۔ مثلاً کل پرسوں کی بات ہے۔ ایک خاتون ملاقات کے دوران آئیں اور بڑے روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ مسجدیں بناؤ اور مسجدیں آباد کرو۔ مسجدوں کی رونق بڑھاؤ، صلوٰۃ کا حق ادا کرو لیکن جب آپ چلے جاتے ہیں تو مسجد میں حاضری بہت کم ہو جاتی ہے۔ اگر تو یہ حاضری دور سے آنے والوں کی وجہ سے کم ہوتی ہے، جو میرے یہاں ہونے کی وجہ سے مسجد فضل میں آتے ہیں (وہ مسجد فضل کی بات کر رہی تھیں) تو یہ اور بات ہے۔ لیکن پھر دُور سے آنے والے اگر یہاں نہیں آتے تو اپنے سینٹروں میں یا اپنی مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جو آنے والے ہیں یہ (ادا) کرتے بھی ہوں گے۔ لیکن اگر حاضری کی یہ کمی قریب رہنے والوں کے نہ آنے کی وجہ سے ہے تو پھر بڑی قابلِ فکر ہے اور اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح آسٹریلیا کے دورے کے بعد مجھے وہاں سے کسی نے خط لکھا کہ مسجد کی حاضری بہت کم ہو گئی ہے۔ پس چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو مسجدوں کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔

جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد مَیں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب امریکہ کا ہے جن کی 2؍نومبر کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے 1955ء میں احمدیت قبول کی تھی اور ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں میں سے تھے۔ نمازوں کے بڑے پابند، بڑے باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند، خلافت کے فدائی، دعا گو وجود تھے۔ نہایت جوشیلے لیکن بہت منکسر المزاج اور عاجز انسان تھے۔ ان کو ربوہ کی زیارت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے شرفِ ملاقات کی بھی سعادت ملی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی ان کی ایک مرتبہ ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی کئی بار ملاقات ہوئی۔ ان سے ان کو پیار بھی بڑا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا بھی آپ سے بڑا خاص تعلق تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ گزشتہ بیس سال سے Cleveland میں نائب صدر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے۔ خدمتِ خلق کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ بالخصوص اپنے افریقن امریکن بھائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پچاس کی دہائی میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک چھوٹا سا کتابچہ لکھنے کی توفیق پائی۔ پیشے کے لحاظ سے Dentist تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ اُسامہ صاحبہ جو تھیں، یہ بھی کافی عرصہ Cleveland کی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے مقیت اُسامہ جن کی چھپن سال عمر ہے اور ظفر اللہ اسامہ صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ ان دونوں کا بھی جماعت سے بڑا خاص اور گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔

............☆☆☆............

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 نومبر 2013ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب۔ روہیمپٹن)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ آپ 29 اکتوبر 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم محمد ابراہیم صاحب مرحوم (آف افریقہ) کی بڑی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات بڑی فکرمندی سے ادا کرتی تھیں۔ چند ماہ قبل اپنے تمام زیورات جماعتی تحریکات میں پیش کر دیئے تھے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ امین نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری غلام رسول باجوہ صاحب۔ ملتان) 25 اگست 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال کی بیٹی تھیں جنہیں پنجاب رجمنٹ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو اپنے گاؤں میں 15 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت مہمان نواز تھیں اور جماعتی مہمانوں کی خدمت کر کے ہمیشہ خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عباس باجوہ صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم صوفی محمد اکرم صاحب (کراچی) 19 اگست 2013ء کو ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت عبادت گزار، خدمت خلق کرنے والے نیک بزرگ انسان تھے۔ خلفاء سے گہری محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ نے نائب امیر اور ناظم انصار اللہ کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی منتقل ہونے پر وہاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک۔ سرینگر کشمیر) 5 ستمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ سرینگر میں سیکرٹری مال اور بعد ازاں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کو 2002ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرمہ نادرہ طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم طاہر احمد محمود صاحب۔ ربوہ) 28 اگست 2013ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت ہمدرد، غریب پرور، عبادت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی MTA دیکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم Mafereme Diakite صاحبہ (آئیوری کوسٹ) 31 اگست 2013ء کو طویل علالت کے بعد 53 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 1986ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی اور خاندانی دباؤ کی پرواہ کئے بغیر مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر تھیں۔ آپ نے نیشنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور جماعتی کاموں کے لئے مال اور وقت کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتی تھیں۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ Grand bassam شہر کی مسجد کی تعمیر کے لئے خطیر رقم بھی پیش کی۔ دکھی انسانیت کی مدد کرنا آپ کا خاص شیوہ تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) **مکرم محمود الحسن شیرازی صاحب (سابق امیر جماعت چٹاگانگ۔ بنگلہ دیش)** 31 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 8 سال تک امیر جماعت چٹاگانگ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم ایڈیشنل چیف انجینئر کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ دوران ملازمت اپنے حسن اخلاق اور دیانت داری کی وجہ سے بہت نام کمایا۔ آپ بہت نیک، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے عشق و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) **مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب مرحوم۔ ربوہ)** 15 اکتوبر 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحبؓ کی بھانجی اور بہو تھیں۔ مرحومہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں مگر اس کے باوجود قرآن کریم پڑھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ اپنے آبائی گاؤں بھینی ضلع شیخوپورہ میں سینکڑوں خواتین کو قرآن کریم پڑھایا۔ تمام عمر نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے بسر کی اور اپنے بچوں کی بھی اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم ممتاز احمد صاحب (قادیان) 28 اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش مرحوم کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ 27 سال تک نظارت علیا قادیان میں بطور ڈرائیور اور 10 سال جامعۃ المبشرین میں کارکن کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ 2010ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت کم گو، منکسر المزاج، نماز باجماعت کے پابند، خلافت سے دلی وابستگی رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(9) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (اہلیہ مکرم کرنل محمد شفیع صاحب مرحوم۔ پاکستان) 28 اگست 2013ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والی، عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمٰن صاحب (سانگھڑ)۔ 20 ستمبر 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے بھتیجے اور حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی کے داماد تھے۔ آپ نے امیر ضلع سانگھڑ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں فرقان فورس میں بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ نہایت معاملہ فہم، نرم مزاج، درویش طبع، صابر و شاکر، مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹوں مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب اور مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب کو شہادت کا اعزاز حاصل ہے۔

(11) مکرمہ روشن احمد صاحبہ (نیویارک۔ امریکہ) 17 اکتوبر 2013ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ آپ نے 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کی سادگی اور پیار و محبت کی وجہ سے ہر ایک آپ سے متأثر ہوتا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا غلام ربی صاحب (آف نیویارک) کی نانی تھیں۔

(12) **مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (اہلیہ مکرم ایاز محمود احمد خان صاحب)** 17 اکتوبر 2013ء کو پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت ملنسار اور اچھے اخلاق کی خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

......☆☆☆......

جماعت احمدیہ فن لینڈ کے تیسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد

رپورٹ: عطاء الغالب۔نیشنل صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مورخہ 22اور 23جون 2013ء کو جماعت احمدیہ فن لینڈ کو اِمسال دارالحکومت Helsinki کے ایک مقامی ہوٹل میں اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اِمسال مکرم احمد فاروق قریشی صاحب (سابق نیشنل صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ) کے زِیرِ انتظام مکرم طاہر احمد صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری) کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔علاوہ ازیں جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے تمام کاموں کو 14 ذیلی شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔تمام تقاریر اردو زبان میں تھیں، اوران کا رواں انگریزی ترجمہ FM ٹرانسمیٹر کے ذریعہ سے کیا گیا۔اِس سال مہمان خصوصی کے طور پر مکرم سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سلسلہ سکنڈے نیویا، مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مشنری انچارج سویڈن اور مکرم نعمان احمد صاحب یوکے شامل ہوئے۔

☆ 23 جون بروز ہفتہ صبح 10:40 پر تقریب پرچم کشائی منعقد ہوئی اور لوائے احمدیت اور فِن لینڈ کا جھنڈا ایک ساتھ لہرائے گئے۔اِس موقعہ پر محترم کمال یوسف صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز 11:00 بجے مکرم احمد فاروق قریشی صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام پیش کیا گیا۔پہلی تقریر میں مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔اور آپس میں محبت بڑھانے کے لیے سلام میں پہل کرنے پر زور دیا۔دوسری تقریر مکرم طیب اقبال صاحب نے ''اسلام نے دنیا کو کیا دیا'' کے موضوع پر کی۔اِس کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے ''زندہ خدا'' کے موضوع پر تقریر کی۔بعد ازاں جلسہ کے پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق انتخابات برائے نیشنل مجلس عاملہ اور انتخاب صدر مجلس انصاراللہ کی کارروائی ہوئی۔

☆ 15:50 بجے مکرم آغا یحییٰ خان صاحب کی زیرِ صدارت دوسرا اجلاس' شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا گیا۔پہلی تقریر مکرم احمد قاسم صاحب نے 'صحابہ رضوان اللہ علیہم کا عشقِ رسولؐ' کے عنوان پر کی۔دوسری تقریر مکرم حافظ عطاالغالب صاحب نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کے موضوع پر کی۔پہلے دن کی آخری تقریر مکرم آغا یحییٰ خان صاحب نے ''مقامِ محمدی'' کے عنوان پر کی۔بعد ازاں اِس اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔اس کے بعد پروگرام کے مطابق مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔اِس میں مربیانِ کرام نے سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے۔لجنہ کی طرف سے بھی سوالات موصول ہوئے تھے۔کھانے کے بعد جلسہ کا پہلا دن اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆ 23 جون 10:15 بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم نعمان احمد صاحب کے زیرِ صدارت ہوا۔اِس اجلاس کا موضوع ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات تھا''۔تلاوتِ قرآنِ کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر مکرم اعزاز احمد صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے توقعات'' کے موضوع پر کی۔بعد ازاں مکرم نعمان احمد صاحب نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا توکل علی اللہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔اِس کے بعد اِس اجلاس کا اختتام ہوا۔کھانے کے وقفہ اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔

☆ 14:15 بجے جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس مکرم کمال یوسف صاحب کے زیرِ صدارت شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم فرخ اِسلام صاحب نے ''میاں بیوی کا آپس میں حسنِ سلوک'' کے زیرِ عنوان تقریر کی۔اِس کے بعد مکرم مدثر احمد صاحب نے ''نظام جماعت'' کے موضوع پر تقریر پیش کی۔اِس اجلاس کی آخری تقریر مکرم آغا یحییٰ خان صاحب نے ''خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صد سالہ خلافت جوبلی کے عہد کو دہرایا۔تمام شاملین جلسہ نے یہ عہد کھڑے ہو کر دہرایا۔اِس کے ساتھ ہی اِس جلسہ کا آخری اجلاس بخیریت خدا کے فضل سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

اِمسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری 113 رہی جس میں فن لینڈ کے علاوہ 6 بیرونی ممالک کے احمدی ممبران بھی شامل ہوئے۔اِس کے علاوہ زیرِ تبلیغ لوگ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔آمین۔

......☆☆☆......

جماعت احمدیہ MBEYA تنزانیہ میں PEACE کانفرنس کا انعقاد

رپورٹ: بشارت الرحمٰن بٹ مبلغ MBEYA تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ Mbeya تنزانیہ کو امسال بھی Peace کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔یہ شہر تنزانیہ کے شمال میں واقع ہے اور یہاں کی اکثر آبادی عیسائی مذہب کی پیروکار ہے۔ایک چھوٹے سے شہر میں آٹھ سو سے زیادہ چرچز ہیں جبکہ دیگر مذاہب بھی قلیل تعداد میں موجود ہیں۔اس کانفرنس کے انعقاد کے لیے جماعتی تعارف، جماعت کی خدمات اور جماعت کا امن کے متعلق موقف پر مشتمل ایک مفصل دعوت نامہ تیار کیا گیا۔اور ساتھ ساتھ نیشنل ریڈیو پر بھی خبر آتی رہی۔مذہبی

لیڈران، سرکاری افسران، انٹرنیشنل N.G.O، ملٹی نیشنل کمپنیز، بینک، سوشل کمیونٹی، تعلیمی ادارہ جات، اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والوں کو یہ دعوت نامے دیئے گئے۔چنانچہ اسی مناسبت سے شہر میں ایک خوبصورت ہال کرائے پر لیا گیا اور ہال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے احمدیت کی تصاویر اور مختلف اقوال، تحریرات و الہامات پر مشتمل بینرز آویزاں کئے گئے مثلاً Love for all Hatred for none۔20 اگست 2013ء کو اس کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد جماعت کے تعارف اور خدمات پر مبنی ایک تقریر ہوئی۔بعد ازاں امیر تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے امن کے حوالے سے جماعت کا موقف بیان کیا۔اس کے بعد مختلف مذہبی، سماجی اور سرکاری شخصیات کو امن کے حوالے سے اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ان میں سے چند شخصیات کے خیالات نمونہ کے طور پر پیش خدمت ہیں:

ا۔ مکرم سلویسٹر صاحب چیرمین کرسچن چرچز سردرن زون تنزانیہ نے فرمایا کہ دنیا میں اگر سب مسلمان آپ جیسے ہوں جو امن کی تعلیم دیتے ہیں تو بے شک دنیا کو مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں۔

2۔مکرم میلون صاحب ڈائریکٹر ہارمنی انٹرنیشنل تنزانیہ نے کہا کہ ہم سب اِدھر اُدھر بھاگنے کی بجائے پہلے گھر سے امن کا آغاز کریں بعد میں ساری دنیا کو بتائیں جیسا کہ یہ جماعت کر رہی ہے۔اس موقع پر انہوں نے امن پر مبنی انگریزی زبان میں ایک نظم بھی سنائی۔

3۔مکرم ڈینس دانیال صاحب نمائندہ او موجا پرائمری سکول نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس پروگرام کا انعقاد کر کے دوسرے مسلمانوں سے سبقت لے گئی ہے۔ہم سب کو بھی چاہیے کہ ایسے پروگرام کریں تاکہ معاشرے میں امن برقرار رہے اور اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

4۔مکرم دیوان عثمان صاحب ریجنل پولیس کمانڈر Mbeya (جو کہ ریجنل کمشنر Mbeya کے نمائندہ اور مہمان خصوصی کے طور پر اس کانفرنس میں شامل ہوئے) نے کہا کہ امن بنی نوع انسان کا بنیادی حق ہے۔ہم امن کا خواب تب ہی دیکھ سکتے ہیں جب ہم عدل کریں گے، اور خاص طور پر جب علماء عوام تک دین کی صحیح تعلیم پہنچائیں گے۔جماعت احمدیہ کا ہمارے کام میں مدد کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ کام حکومت کا ہے۔نیز آنمکرم نے محترم امیر صاحب سے درخواست بھی کی کہ آپ یہ پروگرام تحصیل لیول پر بھی کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچے۔اور اسی پروگرام سے متاثر ہو کر انہوں نے ایک ہفتے بعد ریجن کے تمام مسلم علماء کی میٹنگ بلائی اور ان سب کو جماعت کی مثال پیش کی اور خاکسار کو کہا کہ ان سب کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کریں۔چنانچہ خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی روشنی میں امن کے حوالہ سے اسلام کی تعلیم پیش کرنے کی سعادت پائی۔کانفرنس کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔

اس کانفرنس میں میڈیا کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا لہٰذا اس کی کوریج تین ٹی وی چینلز، چھ ریڈیو سٹیشنز اور پانچ اخبارات میں نشر ہوئی۔اس پروگرام کی کوریج کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچا۔اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش میں برکت ڈالے۔آمین

......☆☆☆☆......

بقیہ: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ از صفحہ نمبر 2

بقیہ: از صفحہ نمبر 2

نے اللہ سے باندھا ہے تو یقیناً وہ اُسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

پس یہ عہد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اسلام میں داخلے کا عہد ہے۔ آیت میں یہ مثال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے لیکن آپ کے بعد یہ اسلام میں داخلے کا عہد ہے۔ یہ عہدِ بیعت ہے اور اس زمانے میں آپ کے غلامِ صادق کے ساتھ کیا گیا عہدِ بیعت ہے۔ اور جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کا عہدِ بیعت ہے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو جماعت احمدیہ میں شامل سمجھتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بیعت کے عہد کو پورا کرے اور اس میں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرے، اُسے قبول کرے، تبھی وہ اُن لوگوں میں شمار ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (آل عمران: 77) ہاں کیوں نہیں، جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔ پس اپنے عہد جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں یعنی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے عہد، اور پھر اُن پر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے عمل کرتے ہیں، پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں۔ اور ایک مومنہ اور ایک مومن کا یہی زندگی کا مقصد ہے۔ اس کیلئے کوشش کرنی چاہئے اور اُن لوگوں میں شمار ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ ہم نے اپنے بیعت کے عہد میں جو نیک باتوں کے کرنے کا عہد کیا ہے اُسے پورا کریں ورنہ بیعت کرنا بے فائدہ ہے۔ اگر بیعت کر کے اپنی مرضی کرنی ہے اور قرآنِ کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو نہیں کرنی تو پھر تو ایسا عمل ہے جس کی خدا کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور دنیا والوں کی مخالفت بھی ساتھ ہی ہے۔ ایک احمدی کی جتنی مخالفت ہو رہی ہے اور شاید ہی کسی کی ہوتی ہو۔ تو اس کا کیا فائدہ کہ بیعت بھی کی، اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی حاصل نہ کی اور لوگوں کی مخالفت بھی مول لے لی۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنا ہے تو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے کہ نیکیوں کو اختیار کرو اور برائیوں کو ترک کرو، ان کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے عہد ہیں اور پھر ان نیکیوں کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُسے ضامن بنا کر جو عہد ہوتے ہیں، جو گو بندوں کے درمیان عہد ہوتے ہیں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اور اُس کے نام پر ہیں، اس لئے یہ عہد بھی پورا کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کی وجہ سے بازپرس ہوگی۔ تم پوچھے جاؤ گے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر یا احکام کے مطابق جو آپس میں معاہدات کئے تھے، اُنہیں پورا بھی کیا ہے یا نہیں؟

پس ہر ایک اپنے نفس کے جائزے لے کہ کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور اُس کے نام پر کئے گئے عہد کی پابندی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بہت سے احکام اور یہ بہت سی نیکیاں جن کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے، اگر تم انہیں بجالاؤ گے اور تم برائیوں کو تقویٰ پر چلتے ہوئے ترک کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پانے والے ٹھہرو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً۔ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (النحل: 98) مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجا لائے، بشرطیکہ وہ مومن ہو، ہم یقیناً اُسے حیاتِ طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور اُن کے بہترین اعمال کے مطابق اُن کا اجر دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس اللہ تعالیٰ مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیتا ہے کہ اعمالِ صالحہ بجالاؤ، اگر خدا تعالیٰ سے نیک اجر چاہتے ہو۔ پس یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ دنیا میں نیکیاں نہ صرف مردوں کے ذریعہ قائم ہوسکتی ہیں اور نہ ہی صرف عورتوں کے ذریعہ سے قائم ہوسکتی ہیں۔ اگر خوبصورت معاشرے کی تشکیل کرنی ہے، اگر نیکیوں کو قائم کرنا ہے تو پھر مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ دونوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ دونوں کو برائیوں سے بچنا ہوگا۔ دونوں کو اپنے عہد نبھانے ہوں گے۔ اگر یہ ہوگا تو تمہیں تمہارے عمل کی بہترین جزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا دینے کے معاملے میں مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اس میں اپنوں کے لئے بھی پیغام ہے، اُن لوگوں کے لئے بھی جو سمجھتے ہیں کہ اسلام میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں، جو عورت کو جوتی کی نوک پر رکھتے ہیں، کوئی عزت اور احترام نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں عورت اور مرد برابر ہیں۔ جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا، اللہ تعالیٰ کا پیارا ہو جائے گا۔ اور اُن اعتراض کرنے والوں کا بھی منہ بند کیا گیا ہے جو اسلام کی تعلیم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو اُس کا حق نہیں دیتا اور دوسرے درجے کا سمجھتا ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کے فرائض بتا کر دونوں کو اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگر دونوں کی اس طرف توجہ ہو اور اپنے ذمہ فرائض کے حق ادا کئے جائیں اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے کئے جائیں تو اسلام وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرتا ہے جس کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ سارے انسانی قانون اور حقوق کے نام پر قائم کی گئی جو تنظیمیں ہیں وہ سطحی قانون بناتی ہیں جو وقت کے ساتھ اپنی کمزوریاں اور کمیاں ظاہر کر دیں گے۔ آج وہ بڑے اہم نظر آ رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ دیکھیں گے یہی جو قانون ہیں ایک وقت میں بالکل کمزور پڑ جائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین جہاں سب سے پرانے ہیں، جو چودہ سو سال پہلے ہمیں دیئے گئے، وہاں سب سے اعلیٰ بھی ہیں اور ہر فریق کے حق کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔

پس ہر احمدی عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی حقوق کے نعروں سے متاثر نہ ہوں۔ نوجوان بچیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی حقوق کے نعروں سے متاثر نہ ہوں بلکہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے حقوق دیکھیں، اپنی ذمہ داریاں دیکھیں، اپنے فرائض دیکھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ جب یہ معیار حاصل کرلیں گی تو اپنے سکون کے بھی سامان کریں گی، اپنی نسلوں کو سنوارنے کے سامان بھی کریں گی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی بنیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین۔

اب دعا کرلیں۔

☆☆☆دعا☆☆☆

بنگلہ ڈیسک بیلجیم کے تحت تبلیغی نشست

رپورٹ: اظہر الدین خندکر۔ انچارج بنگلہ ڈیسک بیلجیم

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بیلجیم کو بنگلہ ڈیسک کے تحت 20 اکتوبر 2013ء کو شام چار بجے بنگلہ زبان بولنے والے افراد کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس تبلیغی پروگرام میں شمولیت کے دعوت نامے بیلجیم کے تمام بڑے شہروں میں بنگلہ زبان بولنے والے احمدی احباب کی مدد سے تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے تعارفی پمفلٹ اور سی ڈیز بھی تقسیم کی گئیں۔ یہ تبلیغی اجلاس محترم امیر صاحب بیلجیم کی زیرِ نگرانی مسجد ہال میں منعقد ہوا۔ اس میٹنگ میں 24 مہمانوں نے شرکت کی ان مہمانوں کا تعلق بیلجیم کے مختلف شہروں مثلاً Liege,Leauven,Hasselt,St-Truiden اور Brussell اور Antwerpen سے تھا۔

مہمانوں نے موجودہ اسلامی دنیا اور مسلمانوں کی یورپ میں صورتحال، قرآن و حدیث کی رُو سے امام مہدی کی سچائی اور دجال کی حقیقت کے بارے میں سوالات کئے۔ جن کے تفصیلی اور تسلی بخش جوابات محترم مربی صاحب اور امیر صاحب نے انگریزی اور اردو زبان میں دیئے جن کا بنگالی ترجمہ انٹورپن کے صدر جماعت محترم این اے شمیم صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے کیا۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی تواضع روایتی بنگالی کھانوں سے کی گئی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں میں برکت دے اور لوگوں کو سچائی کو پہچاننے اور سچے دل سے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ مَصَالِحُ الْعَرَب از صفحہ 3

بقیہ از صفحہ 3

دعا ہے کہ وہ انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔ آمین۔

میں حسبِ وعدہ ان کا یہ قرض آسان قسطوں میں ادا کرتا رہا ہوں۔ ایک دو بار سستی اور تاخیر ہوگئی اور میں نے معذرت کی تو مجھے بتایا گیا کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اس قرض کی واپسی کے سلسلہ میں سختی نہ کرنے کی وصیت کر گئے تھے۔

بیعت

جب میں بیعت کے لئے حاضر ہوا تو اس روز افراد جماعت کے ساتھ میں نے پہلی نماز ادا کی۔ جماعت کے بارہ میں غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے میں کسی قدر محتاط تھا۔ لیکن چند منٹوں میں ہی میرے تمام تحفظات دور ہوگئے بلکہ افراد جماعت کی باہم محبت و الفت میں مجھے صحیح اسلامی اخوت کا نمونہ نظر آیا۔ یہ سب دیکھ کر میرے دل کو مزید تسلی ہوگئی۔

بیعت کے بعد میرے اہل خانہ میں سے صرف میرے بڑے بھائی نے مخالفت کی۔ اس نے کئی بار مجھے ڈانٹا ڈپٹا اور مولویوں کو بھی لے کر آتا رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے استقامت اور ثبات قدم کی نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ میری بیوی کے علاوہ اس کی ایک بہن بھی احمدی ہوچکی ہیں۔ جبکہ کئی لوگ بفضلہٖ تعالیٰ میرے ساتھ بحث کے بعد سیدھے راستے کی جانب چل پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں منزلِ ہدایت تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: رپورٹ دورۂ آسٹریلیا از صفحہ نمبر 20

صحابہ کا درجہ تو رکھتے ہیں لیکن ابھی صحابہ میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ آنے والا عرب نہیں ہوگا اور دوسرا یہ کہ وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا آنا میرا آنا ہوگا۔ یعنی وہ آنے والا میرے طریق پر چلنے والا ہوگا اور میری پیروی کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور مسیح و مہدی آچکے ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ قرآن کریم کی شریعت کو احسن رنگ میں کھول کر بیان کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے لیکن وہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں، قرآن کریم آخری کتاب ہے اور اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ ہم نبی آخرالزماں خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ کی محبت میں، آپ کی اتباع میں، بغیر کسی نئی شریعت کے نبی آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے اس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کہ دل و جان اس سے معطّر ہوگیا۔ اُسی رات خواب میں یہ نظارہ دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک فرشتے نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تھیں۔ ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں اور ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ اسی اثناء خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو جو یہ مقام ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ملا ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ کیا وحی کا سلسلہ جاری ہے؟ حضور انور نے فرمایا: ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات آج بھی قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی بھی صفت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہے۔ لوگوں کو سچّی خوابیں آتی ہیں، خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور شفا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ بولتا ہے اور آج بھی کلام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحی اور الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور کوئی اس کو بند نہیں کرسکتا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل دنیا کی حالت قابل فکر ہے اور اُس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ پس چاہیے کہ انسان خدا کی طرف جھکے، خدا کی پہچان کرے اور جو خدا کو بھلائے بیٹھے ہیں وہ توبہ و استغفار کریں۔ انسان، انسان سے محبت کرے اور آپس میں اخوّت و محبت کا تعلق قائم کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، جو پرسی کیوشن (Persecution) ہورہی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا مستقبل کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سب ظلموں اور تکالیف کے باوجود جماعت قائم ہے اور ہر ظلم برداشت کررہی ہے۔ ظلم کے خلاف اگر قانون مدد کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ باقی وہ لوگ جو یہ ظلم برداشت نہیں کرسکتے وہ پاکستان سے ہجرت کرکے آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ، ڈاکٹرز، سائنٹسٹس، انجینئرز وغیرہ پاکستان سے باہر نکل رہا ہے۔ اس کا نقصان پاکستان کو ہورہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا۔ پاکستان کی تعمیر میں ہمارا بڑا کردار ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کو بنایا۔ آج بچوں کی سکولوں کی کتابوں سے، ان کے نصاب سے آپ کا نام نکال دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وہاں ہیں اور وہاں ہی رہیں گے اور آخر دم تک رہیں گے اور رہتے چلے جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان ظلم کرنے والوں کو ہدایت دے۔ سمجھ دے اور وہ ظلم سے باز آجائیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 190 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق سڈنی کی دو جماعتوں بلیک ٹاؤن اور Marsden Park سے تھا۔ ان تمام فیملیز نے اس یادگار موقع پر حضور انور کے ساتھ الگ الگ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑہائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہدیٰ تشریف لائے جہاں ’’نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا‘‘ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو مجالس سے ماہانہ رپورٹس کارکردگی کس طرح ملتی ہیں اور پھر اُس سے ماہانہ رپورٹ کس طرح تیار کرتے ہیں اور کیا مجالس کو تبصرہ کے ساتھ ان رپورٹس کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مجالس سے جو رپورٹس موصول ہوتی ہیں ان پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تمام رپورٹس کو پڑھے اور اُن پر تبصرہ کرکے اپنے شعبوں کو اور مجالس کو بھجوائے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے لجنہ کے سلیبس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنا پہلا ٹارگٹ یہ رکھیں کہ آپ کی کتنی ممبرات ہیں جو ہر ہفتہ باقاعدگی سے خطبہ جمعہ سنتی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ **مختلف ممالک میں جو جلسوں یا اجتماعات کے موقعہ پر لجنہ سے خطاب کرتا ہوں ان کو لجنہ کی ہر ممبر سنے۔** اس کا بھی آپ کو جائزہ لینا چاہئے۔ **خلیفۃ المسیح کے خطبات اور خطابات سننا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنا آپ کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔** آپ کی اپنی تربیت ہوگی تو پھر اولاد کی بھی اچھی تربیت ہوگی۔

پھر یہ دیکھیں کہ **لجنہ کی ہر ممبر نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنے والی ہو۔** اس سے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ گھروں میں جو مائیں ہیں وہ اپنے میاں اور بچوں کو وقت پر نماز ادا کرنے کی یاددہانی کروانے والی ہوں۔ بلکہ ان کی ذمّہ داری ہے کہ بچوں کو نماز کی عادت ڈال دیں اور مسجد سے ان کا تعلق جوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے خطبات جمعہ میں سے اور پھر جو مَیں لجنہ کو ایڈریس کرتا ہوں اُس کے اہم نکات تیار کیا کریں اور پھر اپنی لجنہ کی ہر ممبر کو سرکولیٹ کریں۔ ای میل کے ذریعہ بھجوا سکتی ہیں اور اسی طرح اپنی ماہانہ میٹنگ میں بھی دے سکتی ہیں۔

حضور انور نے چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کا جائزہ لیتے ہوئے لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنا ایک ٹارگٹ رکھ کر اس کو حاصل کریں۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم صرف اپنی ممبرات کو اور بچوں کو توجہ دلاتے ہیں، یاددہانی کرواتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کتنے اہم چندے ہیں۔ ان میں حصہ لیں اور ادائیگی کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنا پورے سال کا ایک ٹارگٹ معین کرے اور پھر لجنہ کی ہر ممبر سے چندہ حاصل کرکے اس ٹارگٹ کو حاصل کرے۔ اس طرح آپ جماعت کے جو نیشنل سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید ہیں ان کی پورے ملک کے مجموعی ٹارگٹ کے حصول میں مدد کررہی ہوں گی۔ ذیلی تنظیمیں جب ان دونوں چندوں کا اپنا اپنا ٹارگٹ حاصل کرتی ہیں تو اس سے مجموعی طور پر آپ کی جماعت کی پوزیشن بہت بہتر ہوجاتی ہے اور اس طرح بعض ممالک اور جماعتیں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں شامل ہوجاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی ممبرات کو یہ علم ہونا چاہئے کہ وہ کیا دے رہی ہیں اور کیوں دے رہی ہیں۔ اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں سے چندہ دلوائیں تو انہیں بھی بتایا کریں کہ تم یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ دے رہی ہو۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے لجنہ کے مجموعی بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی جو ممبرز چندہ میں بقایادار ہیں، ان کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی کوئی جائز وجہ ہو جس کے باعث وہ اپنا چندہ ادا نہ کر پارہی ہوں۔ ہاں اگر جماعت میں کسی لجنہ کی کوئی دوسری پرابلم ہے تو پھر اس کو حل ہونا چاہئے۔

آڈیٹر سے حضور انور نے اس کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جائزہ لیا کہ کس حد تک حسابات کی چیکنگ وغیرہ کی جاتی ہے۔

سیکرٹری خدمت خلق سے حضور انور نے سارے سال کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں Old Homes اور سکولوں اور ہسپتالوں کے وزٹ رکھا کریں اور اسی طرح مختلف چیریٹیز کے لئے فنڈ ریزنگ کرنے کے پروگرام بنایا کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب آپ یہ کام کریں تو اور خدمت کریں گی اور چیریٹیز (Charities) کو فنڈز مہیا کریں گی تو ان غیر لوگوں پر یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ احمدیہ جماعت کی خواتین کی تنظیم یہ فنڈز مہیا کر رہی ہے یا یہ خدمت اور مدد کررہی ہے۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری سے حضور انور نے شعبہ کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو بڑی عمر کی خواتین گھروں میں بیٹھی ہیں ان کو اپنے شعبہ کے کام میں شامل کریں۔ وہ گھروں میں بیٹھ کر چیزیں تیار کریں۔ پھر آپ باقاعدہ اپنی سالانہ نمائش لگائیں، مینا بازار لگائیں اور اجتماع کے موقعہ پر سٹالز بھی لگائیں۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ سیکرٹری ناصرات کو پردہ کے معاملہ میں بچیوں کے لئے ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ ہونا چاہئے کیونکہ بچیاں اپنی سیکرٹری کو دیکھ کر نمونہ پکڑیں گی۔ اگر سیکرٹری کے پردے کا معیار اچھا ہوگا تو پھر بچیوں کے پردے کا معیار بھی اچھا ہوگا۔

حضور انور نے ناصرات کے نصاب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا کہ کون سی کتاب سالانہ کوئز کے لئے رکھی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو سالانہ کوئز کا پروگرام باقاعدہ ہونا چاہئے۔ دوسرے اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کے دو صفحے ہر بار رکھ لئے جائیں۔ ساری کتاب نہیں ورنہ یہ ناصرات کے لئے مشکل ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ناصرات سے مضامین بھی لکھوائے جائیں اور اس کے لئے باقاعدہ عناوین رکھے جائیں مثلاً یہ عنوان ہوسکتا ہے کہ ’’ہم احمدی کیوں ہیں؟‘‘۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کو اپنا دینی اور نیکی کا معیار بلند کرنا چاہئے اور ان کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں احمدی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اجتماعات کے موقعہ پر جو تقاریر کے عناوین ہیں وہ اللہ تعالیٰ، ہمارا خدا، خلافت احمدیہ، خلافت کی برکات اور خدمت خلق، دوسروں کی خدمت اور دوسروں کے کام آنا وغیرہ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ سنڈے کلاسز میں کتنی بچیاں حاضر ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کلاسز میں بچیوں کو زیادہ تعداد میں حاضر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ دس سال کی عمر سے جو بڑی بچیاں ہیں ان کی آپس میں گروپ ڈسکشن زیادہ ہونی چاہئے۔ بچیاں اس طریق سے زیادہ سیکھتی ہیں۔ ڈسکشن کے موضوع اس طرح کے ہونے چاہئیں جیسے ہم اپنا سر کیوں ڈھانپتے ہیں، Importance of God وغیرہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈسکشن پروگراموں میں بعض دیگر Topics بھی رکھے جاسکتے ہیں تا کہ بچیاں اپنے خیالات اور مسائل اور پرابلم کا اظہار کرسکیں اور اس سے پھر اصلاح کے مواقع ملتے ہیں مثلاً شادی بیاہ، خاوند، بچے، مردوں اور عورتوں کو جو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے، دونوں کے پروگرام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ پردہ میں ہوتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ داروں کا احترام وغیرہ۔ اس طرح کی ڈسکشن

سے بچوں کے مسائل کا علم ہوگا تو ہم اُن کی مشکلات اور مسائل کم کرنے کے لئے رہنمائی کر سکتے ہیں اور انہیں مختلف امور میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو ہدایت فرمائی کہ پڑھی لکھی، تعلیم یافتہ نوجوان لجنہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں۔ کمیٹی کی ممبران مختلف فیلڈز سے لیں اور کمیٹی اس بات کا جائزہ لے کہ ڈسکشن کے لئے کون کونسے ایریا کو ٹارگٹ کرنا ہے اور کس طرح بچیوں کے ساتھ یہ Issues ڈسکس کرنے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کونسی کتاب آپ نے لجنہ کے مطالعہ کے لئے رکھی ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''لیکچر لدھیانہ'' اور تفسیر قرآن اور ناظرہ قرآن رکھا ہوا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان پروگراموں میں اور اپنی میٹنگز میں لجنہ کی حاضری بڑھائیں۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ آجکل جو کھانا تیار ہو رہا ہے، لجنہ علیحدہ بھی تیار کر رہی ہے یا جماعت کی ضیافت ٹیم تیار کر رہی ہے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جماعت کی ضیافت ٹیم کھانا تیار کر رہی ہے۔

سیکرٹری اشاعت (Publications) نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ لجنہ کے رسالے 'الضحیٰ' اور 'المیزان' شائع ہوتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایات فرمائی کہ لندن میں واقفات نو کے لئے جو رسالہ ''مریم'' شائع ہوتا ہے آپ اُس کے خریدار بنیں اور باقاعدہ یہ رسالہ لگوائیں اور پھر اس کو اپنے ممبرز میں تقسیم کریں۔ زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ حضور انور نے لجنہ کی ویب سائیٹ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ کس طرح اس کو آرگنائز کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ اپنی ویب سائٹ کو آرگنائز کرے اور بچیوں سے اس کو Manage کرنے میں مدد لے۔

حضور انور نے **سیکرٹری تبلیغ** سے دریافت فرمایا کہ سال کے دوران کتنی بیعتیں ہوئی ہیں جو لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہوں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو خواتین کے کلچرل گروپس ہیں ان سے اپنے ذاتی تعلقات بڑھائیں اس طرح تبلیغ کے لئے راہ نکلے گی۔ اسی طرح لوکل سکولوں کے وزٹ کریں اور اپنے تبلیغی رابطے بڑھائیں۔ حضور انور نے اس سال کے لئے لجنہ آسٹریلیا کو پانچ بیعتیں کروانے کا ٹارگٹ دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے اس سے بڑا ٹارگٹ رکھیں۔ بڑا ٹارگٹ رکھیں گے تو کم سے کم تو حاصل کریں گے۔

سیکرٹری تربیت برائے نومبایعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی نومبایع خواتین آپ کے زیر تربیت ہیں اور ان کی کلچرل بیک گراؤنڈ کیا ہے اور انہوں نے کیا دیکھ کر احمدیت قبول کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر نومبایع کا جماعت کے انتظام میں مدغم ہونا بہت ضروری ہے ورنہ پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل صدر لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ایک معاون صدر بنائیں جو MTA اور رشتہ ناطہ کے ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ناصرات کے لئے بھی ویب سائٹ بنائی جاسکتی ہے لیکن اس کا نمونہ، ماڈل، لجنہ یوکے ویب سائٹ سے لیں اور ان کی طرز پر بنائی جائے کیونکہ وہ منظور شدہ ہے اور محفوظ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے افریقہ کے مختلف ممالک میں Model Village's Projects شروع کیا ہوا ہے۔ اس کو بھی فنڈ کرنا چاہئے جس طرح دنیا کی دوسری بڑی جماعتیں اس کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنی نمائشوں کے پروگرام کے تحت دوسری لوکل کمیونٹیز کے پروگراموں میں اپنا سٹال لگا سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنے پروگراموں میں آزاد ہے اور انہیں تبلیغ کے لئے اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ سب کچھ اسلامی تعلیمات کے اندر رہ کر ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ سوا سات بجے ختم ہوئی۔

معائنہ حسن موسیٰ لائبریری

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''حسن موسیٰ'' لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2006ء کے دورۂ آسٹریلیا میں لائبریری کے معائنہ کے دوران اس لائبریری کا نام ''حسن موسیٰ لائبریری'' رکھا تھا۔ حضور انور نے لائبریری کا یہ نام حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحبؓ کے نام پر رکھا تھا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور 1903ء میں آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز آپؓ کے ذریعہ ہوا تھا۔

لائبریری کا معائنہ کرتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے بُک شاپ بھی لائبریری کے اندر بنائی ہوئی ہے۔ **بہت سارے لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ کون سی کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں اور کون سی نہیں ہیں۔ واقفات نو کو بھی کچھ پتہ نہیں کہ کتابیں ہیں کہ نہیں۔ احباب جماعت کو بتایا کریں اور جمعہ کے دن اعلان کیا کریں۔**

حضور انور نے لائبریری کے مختلف حصے دیکھے۔ اطفال کے سیکشن کا بھی معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ قادیان اور لندن میں جو بھی نئی کتب شائع ہوتی ہیں وہ ساتھ ساتھ منگوایا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لائبریری کی وزیٹر بک پر لکھا:

''اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو لائبریری سے حقیقی رنگ میں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دینی کتب خاص طور پر تفاسیر قرآن اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

آخر پر لائبریری کی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 40 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والوں کا تعلق سڈنی کی دو جماعتوں بلیک ٹاؤن اور Mount Druitt کے علاوہ پرتھ (Perth) سے آنے والے ایک صاحب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ پرتھ سے آنے والے یہ دوست پانچ گھنٹے سے زائد جہاز کا سفر کر کے سڈنی ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ان تمام احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی:

عزیزم بلال احسن، طٰہٰ احمد، راویل چودھری، عمران احمد، شہزاد احمد، فاران احمد، عالی شان، سید مجتبیٰ شاہ، جلیل الرحمٰن، Rabeet نثار، ذیشان شاہد۔

عزیزہ شافعیہ رحمٰن، صبیحہ رحمٰن، وَردہ احمد، عائشہ چودھری، شائستہ محمود، نمود السحر، مریم سندھو، ذوہا طارق، ثناء تاج، نادیہ مریم، ذارا رحمت، ساویہ نزہت، شہناز سید۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

20 اکتوبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 10 منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 179 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز سڈنی (Sydney) کی تین جماعتوں Black Town، Marsden Park اور Mount Druitt سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور دعاؤں کی درخواست کر کے ڈھیروں دعائیں بھی لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کے آخر پر مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا نے دفتری ملاقات کی اور مختلف امور کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

معتمد سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنی مجالس ہیں؟ کیا سب کی ماہانہ رپورٹس آتی ہیں اور پھر ان رپورٹس پر تبصرہ ان مجالس کو واپس بھیجا جاتا ہے؟

اس پر معتمد نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 13 مجالس ہیں اور تمام مجالس اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں اور معتمدین ان رپورٹس پر تبصرے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صدر خدام الاحمدیہ کو بھی یہ رپورٹس پڑھنی چاہئیں۔ اور ان پر اپنا تبصرہ بھجوانا چاہیے۔ صدر صاحب کے علم میں ہونا چاہیے کہ مجالس کیا کر رہی ہیں۔ اور کہاں کہاں ان کے کام میں، پروگراموں کے انعقاد میں کمی رہ گئی ہے۔

نائب صدر اوّل و مہتمم مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ بجٹ دو لاکھ دس ہزار 552 ڈالرز تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری وصولی دو لاکھ تیرہ ہزار ڈالرز سے زائد ہوئی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم مال نے بتایا کہ انکم کے لحاظ سے خدام کی بڑی تعداد صحیح چندہ دیتی ہے۔ صرف چالیس کے قریب خدام ایسے ہیں جو ابھی چندہ نہیں دیتے۔ مہتمم مال نے بتایا کہ 778 خدام شعبہ مال کے پاس ریکارڈ میں ہیں جو چندہ ادا کرتے ہیں۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کل تجنید کیا ہے۔ جس پر حضور انور کی خدمت میں موصوف نے عرض کیا کہ ہماری تجنید 830 ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ جو خدام ابھی چندہ نہیں دیتے وہ تجنید میں تو شامل ہیں لیکن ابھی چندہ کے نظام میں شامل نہیں۔

نائب صدر دوم نے بتایا کہ جو بھی صدر صاحب مختلف کام سپرد کرتے ہیں انجام دیتا ہوں۔ آج کل جلسہ سالانہ اور حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے بعض سپرد کام انجام دے رہا ہوں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے 337 خدام نے بلڈ ڈونیشن میں حصّہ لیا ہے اور اپنا خون دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بلڈ ڈونیشن کا پروگرام اس طرح آرگنائز کریں کہ جو دوسرے غیر لوگ ہیں، ہمسائے وغیرہ ہیں وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا: یوکے میں اسی طرح آرگنائز کرتے ہیں کہ ہمسائے وغیرہ بھی آجاتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں، اس کے لئے ہسپتالوں کی ایمبولینس اور اُن کی ٹیمیں آتی ہیں تو جماعت کا ایک تعارف ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدمت خلق کے ان پروگراموں کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھیں، غیروں کو، دوسروں کو بھی شامل کریں اور بے شک ہزاروں کی تعداد میں شامل کریں۔ پروگرام آپ کا ہوگا اور میڈیا وغیرہ میں کوریج آپ کے نام کی ہوگی لیکن دوسروں کو بڑی تعداد میں

شامل کر کے آپ ساتھ ساتھ جماعت کا وسیع پیمانہ پر تعارف بھی کروا رہے ہوں گے۔ اور احمدیت کی تعلیم اور پیغام ان تک پہنچ رہا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: چیریٹی واک کو بھی آرگنائز کریں اور اس میں غیروں کو بھی شامل کریں۔ غیروں کو شامل کریں گے تو یہ جو شور مچاتے ہیں کہ انٹیگریشن (Integration) نہیں ہو رہی تو ان کا یہ اعتراض بھی دور ہو جائے گا اس لئے ایسے چیریٹی کے پروگراموں میں دوسروں کو شامل کیا کریں۔

مہتمم تعلیم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ سال میں ہم دو امتحان لیتے ہیں اور امتحان کے لئے نصاب رکھا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: امتحان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب رکھیں۔ جو انگریزی بولنے والے ہیں ان کے لئے انگریزی زبان میں رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے انگریزی زبان میں تراجم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کسی کتاب کا انتخاب کرلیں اور اگر کتاب بڑی ہے تو اس کو دو تین حصّوں پر تقسیم کرلیں۔ نئی جنریشن آرہی ہے جو انگریزی زبان جانتی ہے۔ **ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں۔** اس طرح امتحان لینے سے یہ لوگ مطالعہ کریں گے اور کچھ نہ کچھ شوق پیدا ہوگا۔ یہ بھی کوشش کریں کہ امتحان میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خدام کی تربیت کریں۔ شادیاں ٹوٹتی ہیں تو وہاں اصلاح ہونی چاہیے۔ خاندانوں کے جھگڑے کم سے کم ہونے چاہئیں۔ جہاں لڑکے غلط ہیں وہاں ان کو سمجھائیں اور اصلاح کریں اور ان کی تربیت کریں۔

نمازوں کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا تو مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 47 فیصد خدام پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** جو کمزور ہیں ان سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلائیں اور بار بار توجہ دلائیں۔ اور ان کو نماز کی اہمیت کے بارہ میں بتائیں۔ ان کو یہ باور کروائیں کہ تم اس لئے یہاں آئے ہو کہ اپنے ملک میں نماز پڑھنے کی آزادی نہیں تھی اور اب یہاں آکر بجائے اِس کے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ نماز پڑھنے کی آزادی خدا تعالیٰ نے دی ہے، خدا کو ہی بھول گئے ہو۔ خدا کی خاطر ملک چھوڑ کر آئے ہو اور خدا کو ہی بھول گئے ہو۔ اگر خدا کو بھولنا تھا تو پھر وہیں رہتے۔ نمازیں نہیں پڑھنی تھیں اور مسجد نہیں آنا تھا تو پھر یہ کام تم وہیں رہ کر کر سکتے تھے۔ یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں کہ روزانہ باقاعدہ تلاوت کیا کریں۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔ اس لئے بآسانی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طرف خدام کو توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے خدام سے متعلق فرمایا تھا کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ اس کے باقاعدہ بیج (Badge) بنائیں اور ہر خادم یہ بیج لگائے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور نے فرمایا: آجکل تو آپ ڈیوٹیوں کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے فرمایا: یہاں تو آپ کے پاس بہت وسیع جگہ ہے باقاعدہ کھیلوں کا انتظام ہونا چاہیے۔ اس سے مسجد سے رابطہ بھی بڑھے گا اور نمازوں کی حاضری بھی بڑھے گی۔

مہتمم وقار عمل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: یہاں مسجد کا بڑا وسیع ایریا ہے۔ قریباً تیس ایکڑ ہے تو کیا یہاں خدّام وغیرہ گھاس کاٹتے ہیں اور پودے، پھول وغیرہ لگاتے ہیں۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم مشینیں وغیرہ حاصل کر کے گھاس وغیرہ کاٹتے ہیں اور اس علاقہ کی صفائی کرتے ہیں اور گارڈننگ بھی کرتے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی جماعت نے خدام الاحمدیہ کو کیا ٹارگٹ دیا ہوا ہے، خدام کو علیحدہ ٹارگٹ دینا چاہیے۔ خدام نے اس سال کتنا چندہ اکٹھا کیا ہے یا آپ نے ہر خادم کو تحریک جدید کے چندہ کے نظام میں شامل کیا ہے۔ مہتمم تحریک جدید نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی علیحدہ ٹارگٹ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام کو علیحدہ ٹارگٹ بھی دینا چاہیے۔

مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ میرا پہلا سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے کام کو آرگنائز کریں اور اطفال سے چندہ وقف جدید بھی لیں۔ ہر طفل کو اس چندہ میں شامل کریں۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ سال کی صرف ایک بیعت ہے اور ابھی میرے علم میں نہیں کہ کس کی بیعت ہے، کس قوم سے اس کا تعلق ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو خدام الاحمدیہ کی سارے سال کی ایک بیعت ہے اور دوسرے تین ماہ میں آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کس کی بیعت ہے؟

حضور انور نے فرمایا: اپنے کام کو آرگنائز کریں اور اب آپ نے ایک سال میں 25 بیعتیں کروانی ہیں۔ اس کے لئے ابھی سے کوشش کریں اور باقاعدہ پروگرام بنائیں، پلاننگ کریں، منصوبہ بندی کریں اور تبلیغ کے کام کو باقاعدہ آرگنائز کریں اور اپنی ہر مجلس کے سپرد کریں کہ تبلیغ کرنی ہے اور بیعتیں کروانی ہیں۔

مہتمم مقامی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے سپرد صرف مسجد کا ایریا ہے یا پورا گریٹر سڈنی ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ سارا سڈنی ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا ایریا مسجد کے اردگرد صرف دس میل کے اندر رکھیں۔ باقی سڈنی میں علیحدہ مجالس اور قیادتیں بنائیں۔ مسجد کے اردگرد دس میل کے علاقہ کے آپ ذمّہ دار ہوں اور باقی ہر مجلس کا قائد ذمّہ دار ہو۔ اس طرح زیادہ بہتر رنگ میں مستعدّی کے ساتھ کام ہوگا۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نیا عہدہ سنبھالا ہے اور ابھی خود کام سمجھ رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ابھی تک خود سمجھ رہے ہیں تو پھر دوسروں کو کیا سمجھائیں گے۔

مہتمم امور طلباء کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے طلباء کو آرگنائز کریں۔ یونیورسٹیوں میں ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بنائیں جو مختلف یونیورسٹیوں، کالجز میں مختلف مواضیع پر سیمینار آرگنائز کردیں۔ مذہبی، دینی موضوع بھی رکھے جاسکتے ہیں اور دیگر ریسرچ وغیرہ کے موضوع بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ اس طرح تبلیغ کے لئے بھی راہ نکلے گی اور جماعت کا تعارف بھی بڑھے گا۔

مہتمم تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت گیارہ نومبائعین زیر تربیت ہیں۔ ان میں سے سات سڈنی کے ہیں اور باقی دور کی مجالس کے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا آپ کا ان سب سے ذاتی رابطہ ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ مجالس کے قائدین کا ان سب سے رابطہ ہے۔ چار کا تعلق پاکستان سے ہے، انڈیا کے ہیں اور سری لنکا کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: تامل زبان میں بھی ہمارا لٹریچر موجود ہے۔ ان کو دیں۔ ان سب سے مستقل رابطہ اور تعلق رہنا چاہیے اور باقاعدہ ان کو اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے خدام کے رسالہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم رسالہ ''المسرور'' شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: تبلیغ کا پروگرام اچھا بنائیں اور ٹارگٹ بھی اچھا رکھیں اور پھر باقاعدہ اس کا follow up ہو۔

اسی طرح جو تربیت کا پروگرام بنائیں گے اس میں نماز کے قیام اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔

کیا آپ نے کبھی اس بات کا بھی جائزہ لیا ہے کہ MTA پر کتنے خدام خطبہ جمعہ سن لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جو عاملہ ممبرز مہینے میں تین خطبات سن لیتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر تمام ممبران عاملہ نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ فیملی سمیت کتنے سنتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چھٹی والے دن اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی کلاس لیا کریں اور ان کو دینی علم سکھایا کریں۔

اس سوال کے جواب میں کہ نومبائع کتنے عرصہ تک کے لئے ہے حضور انور نے فرمایا: میں اپنی میٹنگز میں، دوسرے پروگراموں میں سال میں دس دفعہ بتاتا ہوں کہ تین سال کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو بیعت کرتا ہے وہ احمدی ہے۔ اس کو جلد Main Stream میں آنا چاہیے اور جماعت کے نظام کا حصّہ بننا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: چونکہ بڑی تعداد میں بیعتیں ہوتی ہیں اس لئے نومبائعین کا ایک علیحدہ شعبہ بنایا گیا تاکہ اس تین سال کے عرصہ میں ان سب کی تربیت کر کے ان کو سنبھالا جائے اور ان کو باقاعدہ نظام جماعت کا حصّہ بنایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں ایک نوجوان انگریز Jonathan Butterworth دو سال قبل احمدی ہوا تھا۔ اب وہ MTA کے پروگراموں میں بھی آتا ہے اور امسال یوکے کی نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین منتخب ہوا ہے۔ اگر کوئی اچھی طرح تربیت کر کے تیار ہو گیا ہو تو اس کو Main Stream میں لا کر کام میں لیا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں نومبائعین کی تعداد زیادہ ہے وہاں کریش پروگرام بنا کر ان کو ٹریننگ دی جائے تاکہ یہ جلد جماعتی نظام میں جذب ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: **جو شخص ناصر ہو یا خادم ہو اگر اپنی اپنی ذیلی تنظیم کے چندوں کا بقایا دار ہے تو وہ نہ تو ذیلی تنظیم کا عہدیدار بن سکتا ہے اور نہ ہی جماعت کا عہدیدار بن سکتا ہے۔**

چندہ کی ادائیگی کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو لازمی چندہ جات ہیں وہ ہر ماہ انکم کے اوپر ساتھ کے ساتھ دینے چاہئیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم آخری دنوں میں آکر چندہ دیتے ہیں۔ اگر ہر ماہ انکم ہو رہی ہے تو پھر ہر ماہ دینا چاہیے۔ اگر کسی نے کسی مجبوری کے تحت شرح سے کم دینا ہے تو پھر وہ باقاعدہ لکھ کر معاف کروا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعضوں کی انکم تو چار، چھ ماہ بعد آرہی ہوتی ہے ان کی تو مجبوری ہے وہ اکٹھا اس عرصہ کا دیں گے۔ لیکن جو ریگولر انکم والے ہیں ان کو ہر ماہ دینا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: وصیت کا چندہ ایسا ہے جو نہ کم ہوتا ہے اور نہ معاف ہوتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوسکتی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو یہ بتانا چاہیے کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ کے شروع میں ہی اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:4) کہ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُس میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو بڑھانے کے لئے تقویٰ کے حصول کے لئے اور اللہ کی رضا کے حصول کیلئے مالی قربانی کرتے ہیں۔ پس یہ مالی قربانی کوئی Tax نہیں ہے۔ پھر یہاں یہ بھی مراد ہے کہ جو بھی علم اور جو بھی صلاحیتیں ہم نے ان کو دی ہیں انہیں وہ خدمت دین کے لئے، خدا کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اطفال کے سلیبس کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ''وقف نو'' کا اپنا سلیبس ہے۔ آپ اپنا بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں صدر خدام الاحمدیہ نے اس طرح پروگرام بنایا ہے کہ وقف نو کا سلیبس لیا ہے اور اس میں جو زائد اور اضافہ کرنا تھا وہ کر کے اب اس سلیبس کو ہی رکھا ہے اور اس کو follow کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ بھی اس طرح کر سکتے ہیں وقف نو کا سلیبس لے کر اُس میں جو زائد چیزیں ڈالنی ہیں ڈال لیں اور پھر اس کو اپنا لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' مختلف ممالک میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن یونیورسٹیز میں سیمینار کرواتی ہے۔ بعض دفعہ مذہبی (Religious) عناوین ہوتے ہیں جس سے اسلام کے خلاف غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور جماعت کا بھی تعارف ہوتا ہے اور بعض دفعہ مختلف ریسرچ کے عناوین ہوتے ہیں۔ تو اس طرح آپ بھی کر سکتے ہیں۔

یہ سوال بھی کیا گیا کہ یہاں خدام الاحمدیہ کا اکاؤنٹ علیحدہ نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں بہت سے امور دیکھنے پڑتے ہیں۔ بعض لیگل صورتیں دیکھنی پڑتی ہیں کہ کر بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے آپ لکھ کر دیں تو اس کا جائزہ لے کر آپ کو بتایا جائے گا۔

چیریٹی واک کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ یوکے میں اور بعض دوسرے ممالک میں جماعت اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرتی ہے۔ انصار علیحدہ کرتے ہیں اور خدام علیحدہ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنی چیریٹی واک میں تین لاکھ تین ہزار پاؤنڈ جمع کیا تھا۔ جو بعد میں مختلف چیریٹیز کو دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: **ہیومینیٹی فرسٹ** بالکل علیحدہ چیز ہے۔ آپ نے جو چیریٹی واک کرنی ہے وہ جماعتی طور پر اور اپنی اپنی ذیلی تنظیموں کے تحت کرنی ہے اور جو بھی پریس، میڈیا کوریج ہوگی وہ آپ کے نام سے ہی ہوگی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان اپنا کوئی عضو (Organ) عطیہ کے طور پر دیتا ہے تو یہ جائز ہے اس سے کسی دوسرے غریب کا بھلا ہوگا۔ یہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: بچوں کی کلاس میں اور سٹوڈنٹ کلاس میں، میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔

آپ MTA دیکھا کریں۔

اپنی مجالس کے مابین Online خط و کتابت کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض خاص مالی معاملات ہوتے ہیں شعبہ عمومی کی ہدایات ہوتی ہیں جو Online نہیں جانی چاہئیں اس لئے باقاعدہ لکھ کر مرکز سے ہدایت لیں۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے ختم ہوئی۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاملہ کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور اجتماعی گروپ فوٹو بنوانے کا بھی شرف عطا فرمایا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سب سے پہلے **قائد عمومی** سے حضور انور نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا قائد عمومی نے بتایا کہ انصار اللہ کی 14 مجالس ہیں اور سب کی طرف سے باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی ساری رپورٹس پڑھ کر، ٹیلی فون پر نہیں بلکہ لکھ کر تبصرہ بھجوایا کریں۔ ہر رپورٹ پر تبصرہ ہونا چاہئے یہ ضروری ہے۔

قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 411 ہے اور ہمارا کل سالانہ بجٹ 92 ہزار ڈالرز ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض انصار تو بہت اچھا کمانے والے ہیں اس لئے آپ کا چندہ اس سے بہت بڑھ سکتا ہے اور دوگنا بھی ہو سکتا ہے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر قائد تبلیغ نے بتایا کہ انصار اللہ نے آٹھ بیعتیں کروائی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کر کے باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا سال کا پچیس تیس بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں اور پھر کوشش کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کریں۔ آسٹریلیا میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کے لئے منصوبہ بندی کریں اور بیعتیں کروائیں۔ آپ کوشش کر کے اس ٹارگٹ سے زیادہ بیعتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

قائد تربیت نے بتایا کہ انہیں ابھی کام سنبھالے نو، دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اس نو، دس ماہ کے عرصہ میں کیا کام کیا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو تربیت کا پروگرام بھجوایا ہے اور ہدایت دی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہے کہ کتنے انصار باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 411 انصار میں سے 272 انصار باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ باقی باقاعدہ نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سب کو باقاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ انصار کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ سب کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور روزانہ تلاوت ہونی چاہئے۔ MTA پر خطبات سننے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصار کو تبلیغ کا پروگرام بنا کر دیں اور ان کو لٹریچر دیں اور ان کو باہر نکالیں۔ یہ اپنے رابطے کریں۔ تعلقات بنائیں اور تبلیغ کریں اب احساس کمرے سے باہر نکلیں اور کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کہتے ہیں کہ 40 ہزار لیف لیٹس انصار نے تقسیم کیا ہے۔ اس میں سے 20 ہزار تو ایک آدمی نے کر دیا ہے باقی سب نے مل کر بیس ہزار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجلس انصار اللہ یو کے نے کتاب Life of Muhammad پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے اور اسی طرح کتاب World Crisis and the Pathway to Peace چالیس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے۔ انہوں نے یہ کتاب بڑی تعداد میں شائع کروائی ہے اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اسے تقسیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا **انصار اللہ کے نام سے چیریٹی واک ہونی چاہئے۔ اسی طرح یہاں پودے لگانے کا شوق ہے۔ حکومت کے متعلقہ محکمہ سے، انتظامیہ سے باقاعدہ بات کر کے پھر درخت لگائیں، پودے لگائیں اور اسی طرح دوسرے خدمت خلق کے کام کریں۔** جب پریس اور میڈیا کے ذریعہ آپ کے انسانی خدمت کے اور فلاح و بہبود کے کام سامنے آئیں گے تو اسلام کا ایک اچھا اور خوبصورت چہرہ ان لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان کو اسلام پر دوسرے انتہاء پسندوں کے رویہ کی وجہ سے جو اعتراضات ہیں وہ دور ہوں گے۔ اس لئے جب آپ مختلف چیریٹی آرگنائزیشنز کو رقوم کے چیک پیش کریں تو باقاعدہ ایک تقریب کر کے دیں اور میڈیا والوں کو بھی بلائیں اور دوسری لوکل انتظامیہ بھی ہو۔ یہ ایسا اس لئے نہیں ہے کہ ہم کوئی احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ صرف اس لئے ہے کہ اسلام کی جو بھیانک تصویر بنی ہوئی ہے اور جو خصوصاً میڈیا نے بنائی ہوئی ہے وہ ختم ہوتی ہے۔ یہ کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ بلکہ نیک نیتی سے اسلام کا حسین چہرہ غیروں کے سامنے پیش کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا **چیریٹی واک سے اور ڈونیشن سے آپ جو رقوم اکٹھی کریں اس میں سے 30 فیصد ہیومینیٹی فرسٹ کو دیں اور 70 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں۔** اس سے آپ کا تعارف بڑھے گا اور تبلیغ کا ذریعہ بنے گا اور اسلام کی غلط تصویر کا تصور زائل ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ مسجد میں ان کو اپنے ساتھ لائیں تا کہ ان کو مسجد آنے کی عادت پڑے۔ ان کو دین کا علم سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا وقف عارضی کی سکیم بنائیں۔ سال میں دو تین دفعہ وقف عارضی کریں۔ انصار وقف عارضی کے دوران بچوں کی کلاسیں لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں اور دینی معلومات پڑھائیں۔ اسلام کی بنیادی باتیں بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کو مسلسل کوشش کرنا پڑے گی۔ بار بار کی یاددہانی اور Follow Up کرنا پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ یہاں آسٹریلیا میں چائنیز کی بڑی تعداد ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے پاس چائنیز لٹریچر موجود ہے۔ کتاب Pathway to Peace کا بھی چائنیز زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ چائنیز لٹریچر لندن سے منگوائیں، سنگاپور سے بھی جائزہ لے لیں۔ ان کے پاس بھی چائنیز لٹریچر موجود ہے اور چائنیز کو دیں۔ جو عرب لوگ ہیں ان کو عربی میں لٹریچر دیں۔ جو دوسری قومیں ہیں ان کو ان کی زبانوں میں دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بعض کتابوں کی قیمتیں آپ نے زیادہ رکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً کتاب Pathway to Peace آپ پانچ ڈالر میں دے رہے ہیں۔ یہ دو ڈالر میں دیں۔ اصل چیز پیغام پہنچانا ہے۔ پیسے کمانا نہیں ہے۔

نائب صدر صف دوم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی سائیکلنگ تو کم ہوتی ہے لیکن دوسری کھیلیں ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بوڑھے اپنے آپ کو بوڑھا نہ سمجھیں، 40 سال کے بعد ضروری نہیں کہ آپ بوڑھے ہو جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ ایک خادم چالیس سال تک خدام میں بڑی مستعدی سے کام کرتا ہے تو پھر پتہ نہیں کہ انصار میں آ کر سست کیوں ہو جاتا ہے تو اس بارہ میں آپ سوچیں اور اپنا جائزہ لیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر انصار نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق "نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا" کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور ان کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کی باقاعدگی کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد دس ہے اور ان جماعتوں سے ہمیں ماہانہ رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والوں کی تعداد اور ان کی آمد کے معیار کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا اچھا معیار ہے سیکرٹری مال نے محنت کی ہے۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ کمانے والے احباب کی تعداد 1249 ہے۔ جس میں سے 941 با شرح چندہ ادا کرتے ہیں اور 308 بے شرح ہیں اور 941 با شرح چندہ ادا کرنے والوں میں سے 874 موصی ہیں۔

سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ موصی خواتین کی تعداد کیا ہے جس پر موصوف نے بتایا کہ 874 موصیان میں سے 327 خواتین موصی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کمانے والی ہیں اور اپنی انکم پر چندہ ادا کرتی ہیں باقی نہ کمانے والی ہیں وہ سالانہ 180 ڈالر چندہ ادا کرتی ہیں۔ پندرہ ڈالر ہر ماہ کے حساب سے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمانے والے ہیں ان کی پچاس فیصد موصی ہونے چاہئیں۔ آپ کے موصیان کی جو مجموعی تعداد ہے اس میں ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کمانے والی نہیں ہے۔ اس لئے اس پہلو سے جائزہ لے کر اپنا پچاس فیصد ہدف پورا کریں۔ حضور انور نے فرمایا ابھی آپ کمانے والوں میں سے مزید 150 سے زیادہ موصیان بنا سکتے ہیں۔ اتنی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے موصیان سے صرف پیسے اکٹھے نہیں کرنے بلکہ ان کی ساتھ ساتھ تربیت بھی ہونی چاہئے۔ چندہ کوئی TAX نہیں ہے موصیان کو نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونا چاہئے اور اس طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے اور جو ان کا چندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نماز سینٹر اور مساجد میں بھی کم توجہ ہے۔ آپ کے پانچ صد کے قریب مرد موصی احباب ہیں، جن میں سے 27 آپ کی عاملہ کے ممبرز ہیں۔ پھر انصار، خدام کی عاملہ کے ممبرز ہیں تو اگر یہی ممبران مساجد میں آئیں تو حاضری بڑھ جاتی ہے۔ پھر ہر جماعت کی اپنی عاملہ ہے، خدام اور انصار کی ہر مجلس کی عاملہ ہے اگر یہ سب لوگ اپنے اپنے حلقوں میں، اپنے سینٹرز میں نمازوں کے لئے آئیں تو حاضری بہت بڑھ جائے گی۔ پس سب سے پہلے عہدیداروں کو توجہ کرنی چاہئے اور اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ عہدیداران آنے شروع ہوں تو پھر دوسرے لوگ بھی آئیں گے۔ پس نمازوں میں اپنی حاضری بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام عہدیداران کو نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ پھر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ MTA پر خطبات سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ سیکرٹری تربیت کے پاس خطبات سننے والوں کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خطبات میں تربیت کے Points ہوتے ہیں جو فعال اور مستعد جماعتیں ہیں وہ ان Points کو نکال کر آگے اپنی تمام مقامی جماعتوں کو سرکلر کرتی ہیں۔ یہاں بھی ایسا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں آسٹریلیا میں رشتے ٹوٹنے شروع ہوئے ہیں۔ کسی نے لڑکے کو گھر سے نکال دیا تو کسی نے لڑکی کو گھر سے نکال دیا۔ اصلاحی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اسے اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہئے اور اگر کسی میاں بیوی میں جھگڑا ہو رہا ہے اور ایسے مسائل سامنے آ رہے ہیں تو ابتداء میں ہی دونوں کو سمجھا کر معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بجائے اس کے کہ معاملہ آخر تک پہنچے۔ شروع سے ہی فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ جب انتہاء پر بات چلی جائے تو پھر تو قضاء کا معاملہ ہے۔ اصلاحی کمیٹی کے ہاتھ سے بات نکل جاتی ہے۔ جب لڑکی نے خلع کی درخواست دے دی تو پھر اصلاحی کمیٹی کا کام ختم۔ پھر معاملہ قضاء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اصلاحی کمیٹی کو آغاز میں ہی معاملے کو سلجھانے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصلاحی کمیٹی کی ہر مہینے میٹنگ ہونی چاہئے۔ جائزہ لیا کریں کہ کیا کیا مسائل ہیں اور کس طرح بروقت کارروائی کرنی ہے۔ آپ اپنے کام میں Active ہوں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کے پروگرام، Interactive پروگرام ہونے چاہئیں۔ نوجوان لڑکوں کے ساتھ تربیت کے موضوع پر سوال و جواب رکھیں۔ کوئی لڑکا جو بھی سوال کرتا ہے اس کا جواب دیا جائے۔ جیسا بھی سوال ہے اس کا جواب دے کر اس کی تسلی کروائیں۔ اجتماع کے موقع پر ایسا پروگرام رکھا جا سکتا ہے۔ یوکے کے اجتماع میں ایسا پروگرام ہوا تھا۔ جامعہ کے طلباء نے نوجوانوں کے سوالات کے جوابات دیئے تھے۔ جب ان کی زبان میں ان کو صحیح جواب ملتا ہے تو پھر ان کو بات کی سمجھ آتی ہے۔ ایسی ہی ایک مجلس میں جب چندہ کے نظام کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ کہاں کہاں اور کس طرح خرچ ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کون سے کام ہوتے ہیں تو یہ ساری بات سن کر ایک نوجوان اپنے گھر گیا اور چندہ لا کر دیا اور کہا کہ اب مجھے جماعت کے مالی نظام کی سمجھ آئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں ایک سوالنامہ بنا کر لڑکے اور لڑکیوں کو دیا گیا تھا اور انہیں کہا گیا تھا کہ بغیر اپنا

نام لکھے پُر کر کے اور سوالوں کے جواب لکھ کر بھجوائیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سروے کرایا گیا تھا۔ سوالات اس قسم کے تھے کہ کس قسم کے رشتے ہونے چاہئیں۔ خاوند سے کیا توقع رکھتی ہیں، اسی طرح خاوند بیوی سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ ماحول کا اثر خاوندوں پر کیا ہے اور لڑکیوں پر کیا ہے۔ دونوں کے ماں باپ کا رویہ کیسا ہونا چاہئے۔ ماں باپ کس طرح رشتہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

حضور انور نے فرمایا: تو اس سروے کے نتیجہ میں جو جواب آئے تھے تو اس سے مجھے کافی معلومات ملی تھیں۔ مجھے دو تین جلسوں، اجتماعوں پر تقاریر کے لئے اپنے موضوع بنانے میں آسانی ہوگئی تھی۔ تو میں نے ان تمام مسائل کا ذکر کر کے ان کا حل بیان کر دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ انفارمیشن، یہ معلومات مجھے ہر جگہ سے آنی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا آزادی کے نام پر سوال اٹھتے ہیں۔ جب ان کو سختی سے دباتے ہیں تو پھر پرابلم پیدا ہوتا ہے۔ حکمت کے ساتھ، پیار و محبت کے ساتھ اسلام کی تعلیم بیان کر کے ان کو سمجھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: میلبورن سے ایک فیملی مجھے ملنے کے لئے آئی پتہ لگا کہ مرد جماعتی پروگراموں میں نہیں آتا۔ بیوی اور بچے آتے ہیں مجھے اس کے چہرہ سے لگا، میں نے کہا کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہے تو رونے لگ گیا اور جذباتی ہوگیا۔ میں نے اس کو سمجھایا۔

لیکن عہدیداروں کے رویے اچھے ہونے چاہئیں۔ اپنے عہدیداران کو پکڑیں۔ بعض ان کے رویہ کی وجہ سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اپنی ذاتی اناؤں اور رنجشوں کو ختم کریں۔ خدا تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے اس کو ایک فضل الٰہی جانیں۔

مجالس شوریٰ اور جماعتی انتخابات سے قبل میں نے خطبہ جمعہ دیا تھا۔ وہ سب عہدیدار سنیں۔ یوکے کی شوریٰ کے موقع پر میں نے جو خطاب کیا تھا وہ بھی سب عہدیدار سنیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے چوہدری ظہور باجوہ صاحب نے بتایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تھے تو اس وقت جب مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد لگے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے انہیں سمجھایا کہ آپ نائب ناظر لگے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی کو احمدیت میں شامل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن دوڑانا بڑا آسان کام ہے۔

پس عہدیداران کو اپنے رویے بدلنے چاہئیں اور ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئیں۔

حضور انور نے فرمایا تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تربیت کا ریفریشر کورس کریں تا کہ ان سب کی ٹریننگ ہو۔ انہیں معلوم ہو کہ کس طرح کام کرنا ہے اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ کس طرح حکمت کے ساتھ تربیت کر کے اپنے ساتھ ملانا ہے اور جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو کس طرح قریب کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ملاقاتوں کے دوران پانچ کیسز میرے سامنے آگئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جو بھی کسی کا کوئی بھی معاملہ ہو، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کو بدنام کرے۔ اگر حقیقت بھی ہو تو تب بھی بدنام نہیں کرنا۔ پردہ پوشی کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لگتا ہے ہیومینیٹی فرسٹ نظام پر زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔ خدام اور انصار اپنی اپنی چیریٹی واک آرگنائز کریں اور ان کا اپنا نام استعمال ہو۔ ان کا اپنا تشخص سامنے آئے۔ باقی جو فنڈز تقسیم ہوں اس میں سے ہیومینیٹی فرسٹ کو بھی بیشک دیں اور دوسری لوکل چیریٹیز کو بھی دیں۔ جب چیک دیئے جانے کی تقریب آرگنائز کریں تو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو بھی بلائیں تا کہ ایک تو جماعت کا تعارف ہو اور دوسرے غیروں کو پتہ چلے کہ اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے جو بغیر تفریق رنگ و نسل اور مذہب ہر ایک کی بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر ایک کی مدد کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے مختلف پروگرام آرگنائز کریں۔ چیریٹی واک کے علاوہ بلڈ ڈونیشن اور درخت لگانے کا پروگرام ہے سال کے شروع میں کونسل وغیرہ سے مل کر علاقہ کی صفائی، وقارِعمل کا پروگرام ہے۔ ایسے پروگراموں میں میڈیا کو Involve کریں اور بار بار سامنے آئیں تو جماعت کا زیادہ تعارف ہوگا۔ جس کام سے نیکی پھیل رہی ہو اور اسلام کا حسن ظاہر ہو رہا ہے اس کی تشہیر ضروری ہے۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کتابوں کی قیمتیں کم رکھیں کم منافع لیا کریں۔ اس طرح آپ کی کتب زیادہ تعداد میں فروخت ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ابتدا میں ربوہ کے دکانداروں کو ہدایت کی تھی کہ منافع کم لیا کریں۔ اس سے ایک تو آپ کی اشیاء زیادہ فروخت ہوں گی اور آمد بھی اچھی ہو جائے گی۔ دوسرے باہر سے اشیاء اور سامان وغیرہ ربوہ میں آتا رہے گا۔ لیکن اب تو زیادہ منافع لینا شروع کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ اشاعت کا کام پیسے کمانا نہیں ہے بلکہ ان کی پراگرس اور کامیابی یہ ہے کہ اتنا لٹریچر ہم نے فروخت کر دیا ہے اتنی بڑی تعداد میں کتب لوگوں نے خرید لی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی فروخت بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ اگر وہاں لندن سے آپ کو قرآن کریم یہاں پہنچنے کے بعد زیادہ مہنگا پڑ رہا ہے تو سارا جائزہ لکھ کر مجھے بھجوائیں تو پھر اس بارہ میں ہدایت دوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے پہلے سے ہدایت دی ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation اپنے سٹاک سے نکالیں اور اس کو تقسیم کریں، اس کا کاغذ پیلا پڑ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا قادیان سے جو بھی نئی کتب شائع ہو رہی ہیں وہ ساتھ کے ساتھ منگواتے رہا کریں۔ انوار العلوم کی اب مزید جلدیں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

کتب کے تراجم کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہاں اپنی ایک ٹیم بنائیں جو تراجم کا کام کرے۔ انہیں انگریزی زبان میں اعلیٰ مہارت ہو اور ساتھ اردو بھی آتی ہو۔ یا کسی بڑے کو ساتھ لگائیں جو اردو جانتا ہو اور دوسرے پھر ساتھ ترجمہ کریں۔

لیف لیٹس کی تیاری کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب میں دلچسپی نہیں رہی۔ جس کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ مذہب کو کیا کرے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ مذہب فتنہ، فساد پھیلاتا ہے۔ اس لئے اس پر لیف لیٹ بننا چاہئے تا کہ لوگوں کے ذہن صاف ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پمفلٹ وغیرہ تیار کرنے سے پہلے پلان کریں اور ایک سروے کریں کہ لوگوں کی دلچسپی کس میں ہے؟ کسی ایک علاقہ کا انتخاب کر کے پتہ لگائیں یہاں کتنے دہریہ ہیں جو خدا کے ہی قائل نہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جو مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ عیسائیت میں دلچسپی کتنے لوگوں کو ہے، کتنے اسلام کے خلاف ہیں۔ کتنے ہیں جو اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب سمجھتے ہیں۔ پہلے یہ ساری ریسرچ کریں اور پہلے لوگوں کا مزاج دیکھیں۔ اس کے بعد پھر ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق لیف لیٹس اور پمفلٹ تیار کر کے شائع کریں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا خدام اور لجنہ کی علیحدہ علیحدہ ٹیم بنائیں۔ احمدیت کے خلاف جو مختلف ویب سائٹس ہیں یہ ٹیمیں ان ویب سائٹس کو صحیح تعلیم سے بھر دیں۔ اتنا بھر دیں کہ جہاں بھی کوئی ان ویب سائٹس پر جائے تو جہاں اس کو احمدیت کے خلاف مواد نظر آئے وہاں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تعلیم بھی نظر آئے۔ وہیں اس کو مخالفانہ پراپیگنڈہ کا جواب بھی ملے۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کسی تقریب یا Reception میں جہاں غیر از جماعت مدعو ہوتے ہیں۔ وہاں ہماری خواتین ان مہمانوں کے ساتھ نہیں ہوتیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک تو یہ ہے کہ آنے والے مہمانوں کو ہماری روایات کا پتہ ہونا چاہئے۔ آخر انہی کو بلایا جاتا ہے جن سے پہلے سے ہی رابطہ اور تعلق ہوتا ہے تو ان کو بتا دینا چاہئے۔

دوسرا یہ ہے کہ جو خواتین مہمان لے کر آتی ہیں ان کے لئے ہال کے پچھلے حصہ میں ایک کونے میں جگہ مخصوص کر کے انتظام ہو وہاں وہ اپنے پورے ڈھکے ہوئے لباس کے ساتھ، اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتی ہیں۔ لیکن کھانا کھانے کے لئے علیحدہ پردہ میں جگہ ہوگی وہاں جا کر کھانا کھائیں گی۔ پس فنکشن کی حد تک تو ٹھیک ہے کہ ایک کونہ میں بیٹھیں باقی نہ گپیں مارنے کی اجازت ہے اور نہ وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ کھانے کے لئے پردہ کے ساتھ علیحدہ جگہ ہوگی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کیا کام ہیں۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ تین کام ہیں پہلا یہ کہ جماعت کے لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی اصل کام ہے۔ پھر موصوف نے عرض کیا جھگڑوں، تنازعات کو حل کرنا اور تیسرا کام حفاظتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ اس وقت آٹھ تنازعات ہیں جو امور عامہ کے پاس ہیں۔ ایک یعنی دین کا معاملہ ہے باقی میاں بیوی کے گھریلو معاملات ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو سب معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو یہ Realise کروانا ضروری ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ دوسروں کے سامنے ہمارا کردار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس معاشرہ کی آزادی میں ہی گم نہ ہو جائیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے واقفین نو کی مجموعی تعداد 442 ہے۔ جن میں سے لڑکوں کی تعداد 277 اور لڑکیوں کی تعداد 165 ہے۔

پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 174 ہے۔ جن میں سے 171 نے اپنے وقف کی تجدید کر دی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن تین نے وقف کی تجدید نہیں کی ان کے نام بھیجیں تا کہ ان کو فارغ کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ سے مل کر احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو آرگنائز کریں۔ یہ ایسوسی ایشن یونیورسٹیز میں بنی چاہئے اور مہتمم امور طلباء کے تحت خدام الاحمدیہ اس کو سنبھال سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے جو 332 طلباء سیکنڈری ایجوکیشن مکمل کر رہے ہیں ان کے لئے کونسلنگ (Councelling) کا انتظام کریں کہ انہوں نے آگے کیا کرنا ہے اور کون کون سی لائن اختیار کرنی ہے۔ آپ اپنے طلباء کو آرگنائز کریں اور ایک نظام کے تحت یہ مختلف فیلڈز میں جائیں اور ہر مرحلہ پر ان کی راہنمائی ہو۔

نیشنل سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو اس بات کا جائزہ لے کہ کیا بعض علاقوں میں ایسی زمین مل سکتی ہے جہاں فارمنگ ہو سکتی ہو اور جہاں پانی بھی میسر ہو اور (100) سو ایکڑ پر ایک فیملی آ کر اس کو آباد کرے۔ بعض بارش کے علاقے ہیں، دریاؤں کے ساتھ کے علاقے ہیں یہاں جائزہ لینا چاہئے کہ زمینیں مل سکتی ہیں اور پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری صنعت و تجارت اور بعض ٹیکنیکل آدمی شامل کر کے ایک کمیٹی بنائیں جو ان تمام امور کا جائزہ لے اور پھر پورا پلان بنا کر بھجوائے۔ نیز کمیٹی اس بات کا بھی جائزہ لے کہ ملکی قوانین اور امیگریشن لاء کے مطابق کیا باہر سے افراد آ کر یہاں فارمنگ کر سکتے ہیں۔ کیا قواعد وضوابط ہیں، کیا شرائط ہیں اور ویزا وغیرہ مل جاتا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ سڈنی میں ہماری چار جماعتیں ہیں اور ہمیں اب دوسری مسجد کی تعمیر کی ضرورت ہے اس پر حضور انور نے فرمایا سڈنی میں دوسری مسجد بنالیں۔ زیادہ بڑی نہ بنائیں اور اپنی مجلس عاملہ میں رکھ کر فیصلہ کریں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ آسٹریلیا میں بھی جامعہ کا قیام کیا جائے اور ساؤتھ پیسفک ممالک سے بھی طلباء یہاں آئیں۔ اس تجویز پر حضور انور نے فرمایا سارا جائزہ لے کر ایک Feasibilty رپورٹ تیار کر کے بھجوائیں۔

یہ بھی دیکھیں کہ کتنے واقفین نو طلباء ہیں جو جامعہ میں جانا چاہتے ہیں۔ ہر سال کتنے داخل ہوں گے دو تین ہوں تو یہ چیز Feasible نہیں ہے۔ پھر جامعہ کے لئے عمارت کی ضرورت ہوگی۔ ہوسٹل کی ضرورت ہوگی۔ سالانہ بجٹ ہوگا، اخراجات ہوں گے، پھر اساتذہ مہیا کرنے ہوں گے۔ کیا اساتذہ کو ویزے مل جائیں گے؟ پھر اساتذہ کی رہائش کے لئے جگہ مہیا کرنی ہوگی۔ پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا ملکی قوانین اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ پرائیویٹ طور پر کسی مذہبی ادارہ کا قیام کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کیا قوانین ہیں اور شرائط ہیں۔ پھر یہ بھی جائزہ لینا ہوگا کہ کیا پیسیفک ممالک سے یہاں آنے والے طلباء کو ویزے مل جائیں گے اور یہاں لمبا قیام کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ان سب امور کا گہرائی میں جا کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک مکمل Comprehensive Feasibilty Report تیار کر کے بھجوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے از راہ شفقت عاملہ کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہدیٰ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ جاپان کی چوتھی ''بین المذاہب امن کانفرنس'' کا کامیاب انعقاد

……شنتو ازم، بدھ ازم، عیسائیت اور اسلام کے نمائندگان کی شرکت

……جاپان کے ایک مشہور عیسائی پادری کی طرف سے اسلامی تعلیم کی برتری کا اعتراف

……مشترکہ اعلامیہ میں بین المذاہب احترام، انبیاء کی تکریم، انسانیت کے رشتہ کو مضبوط بنانے کا اعلان کیا گیا۔

رپورٹ: انیس احمد ندیم۔مبلغ جاپان

جماعت احمدیہ جاپان کو 17 اگست 2013ء بروز ہفتہ ''چوتھی بین المذاہب امن کانفرنس'' کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

امسال اس کانفرنس میں شنتو ازم، بدھ ازم، رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ، مارمن ازم کے مذہبی راہنماؤں، جاپانی مسلمان امام اور عالم اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کے مبلغ خاکسار انیس احمد ندیم کو شرکت کی توفیق ملی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عمر احمد ڈار صاحب نے انجام دیئے جب کہ ماڈریٹر کا کردار ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Miyake Isao نے ادا کیا۔

اس پروگرام کا انعقاد ناگویا کے انٹرنیشنل سینٹر کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل قریبی اسٹیشنوں اور گھروں میں اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جاپان کے دو بڑی اخبارات نے مفت اس کانفرنس کا اشتہار شائع کیا۔ امسال کے لئے کانفرنس کا موضوع تھا ''مذہب اور انسانیت''۔ یعنی مذاہب کے اختلاف کے باوجود انسانیت کے رشتہ کی حیثیت سے ہم کس طرح اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ نمائندگان اور حاضرین کی طرف سے اس موضوع کو بہت پسند کیا گیا۔

پروگرام کے آغاز میں سٹیج سیکرٹری عمر احمد ڈار صاحب کی طرف سے اسلام احمدیت کا تعارف کرواتے ہوئے اس قرآنی تعلیم کو اجاگر کیا گیا جو دیگر انبیاء اور مذاہب کے احترام کا درس دیتی ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں پیش کرنے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کا حوالہ دیتے ہوئے ''جلسہ مذاہب عالم لاہور'' کا ذکر کیا گیا۔

نیز حاضرین کو بتایا گیا کہ آج ہم سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ پاکیزہ ہستیوں اور انبیاء کرام کو سلام پیش کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور آج کی کانفرنس حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت بدھ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی تعلیمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے منعقد ہو رہی ہے کہ یہ سب انسانیت کے معلم اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تھے اور اپنے اپنے وقت پر لوگوں کی راہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان سب مقدس بزرگوں کے احترام کی تعلیم دی ہے۔

افتتاحی کلمات کے بعد ماڈریٹر نے ہر مذہبی نمائندہ کو مقررہ پانچ منٹ کے لئے اپنے مذہب کا تعارف پیش کرنے کو کہا۔ خاکسار نے اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے اسلام کی آفاقی تعلیم، ہر مذہب کا احترام، انبیاء پر ایمان، مشترکہ چیزوں پر اتفاق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ پیغام صلح کا ذکر کیا۔ اسی طرح تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے الفاظ میں اپنے مذہب کا تعارف پیش کیا۔

دوسرے مرحلہ میں ہر مذہبی نمائندہ نے اس سوال کا جواب دینا تھا کہ ان کا مذہب انسانیت کے حوالہ سے کیا تعلیم بیان کرتا ہے۔ خاکسار نے اس حوالہ سے بیان کیا کہ قرآن کریم کا بنیادی موضوع ہی انسانیت ہے۔ قرآن کریم نے انسانوں کی اخلاقی ترقی اور پرامن معاشرہ کے قیام کے لئے حقوق العباد، والدین کی خدمت، میاں بیوی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس کے بعد ماڈریٹر نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے ایک مشہور پادری پروفیسر Mr Kasai Keji کو دعوت دی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ پروفیسر صاحب آل جاپان عیسائی تنظیم کے ڈائریکٹر، جاپان اور سوئٹزرلینڈ کی عیسائی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل اور اس وقت Chubu Gakuin یونیورسٹی میں عیسائیت کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اس خوبصورت اور مکمل تعلیم کے بارہ میں خاکسار کے اظہار خیال کے بعد بیان کیا:۔ **''ابھی اسلام کا تعارف کروایا گیا ہے**

اور قرآن کریم سے انسانیت کے بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ قرآنی تعلیم اور قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو دلوں پر اثر کرتے ہیں اور باقی مذاہب کے مقابل پر اسلام کے پاس ایک خوبصورت تعلیم موجود ہے لیکن افسوس کہ ہمارے پاس ایسی کوئی جامع چیز نہیں جو میں پیش کروں لیکن بائبل سے چند باتیں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں''

اس کے بعد مذہبی نمائندگان نے اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں، عورتوں کے حقوق، پُرامن انسانی معاشرہ کا قیام اور بین المذاہب تعلقات کے حوالہ سے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کی۔

اس کے بعد حاضرین میں سے تین معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروفیسر Hiroko Minesaki صاحبہ جو احمدیت کے بارہ میں تحقیق کر رہی ہیں انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ جاپان کی انسانیت کے حوالہ سے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے امن اور بین المعاشرہ تعلقات کے حوالہ سے جماعت کے کردار کو سراہا۔

مکرم Akio Najima صاحب جو ہائی کورٹ کے وکیل اور ایک مشہور Humanitarian Activist ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ محبّ وطن، ملک کی تعمیر وترقی میں حصہ لینے والی اور غیر معمولی طور پر امن کی علمبردار جماعت ہے۔ پاکستان میں جماعت کے حالات کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا باوجود اس کے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں پھر بھی یہ جماعت اُس ملک کی تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہے۔

ایک امریکن جاپانی سیاستدان مکرم Anthoni Biyanki صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تقریبات میں شرکت کسی اعزاز سے کم نہیں اور جماعت احمدیہ کا امن اور مذہبی آہنگی کے لئے کردار قابل ستائش ہے۔

خاکسار نے تمام مذاہب کے نمائندگان کو قرآن کریم کا جاپانی ترجمہ، حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کا جاپانی ترجمہ اور دیگر لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا۔

کانفرنس کے اختتام پر تمام مذہبی نمائندگان کی طرف سے ایک مشترکہ اعلامیہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس مشترکہ اعلامیہ میں عہد کیا گیا کہ:

ہم سب مذہبی آزادی اور تبلیغ کے ذریعہ اپنے اپنے مذاہب کی اشاعت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم تمام انبیاء اور ان کے لائے ہوئے دین کا احترام کرتے ہیں۔ ہم انبیاء کی توہین کرنے، ان کی ذات کے بارہ میں لاعلمی میں فلمیں اور کارٹون بنانے جیسے اقدامات کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہم مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کی مذمت کرتے ہیں اور دنیا کے تمام مظلوم انسانوں کی ان ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔

آج کی کانفرنس بین المذاہب مکالمہ کے فروغ اور مذہبی اختلافات کے باوجود رفاہ عامہ اور انسانیت کی فلاح کے منصوبوں کے بارہ میں مل کر کام کرنے کا عہد کرتی ہے اور ساری انسانیت کے لئے امن اور سلامتی کے لئے دعا گو ہے۔

اس کانفرنس میں 75 مہمانوں نے شرکت کی اور تمام شامل ہونے والوں نے اپنے تاثرات میں کانفرنس میں شرکت ایک دلچسپ تجربہ قرار دیا۔ جاپان کی مذہبی اخبار Chugai Nippo کے نمائندہ نے اپنی رپورٹ میں مذہبی آہنگی کے لئے اسے ایک بہترین کاوش بیان کیا۔

قارئین الفضل کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جاپان میں تبلیغ اسلام کی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور اس کے بہترین ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بینن 2013ء

رپورٹ: یاسمین تبسم ناصر (بینن)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 27 ستمبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر ''المسجد المھدی'' پورتو نوو کے احاطہ میں امسال کے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بینن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مادام داؤدا ریحانہ صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالہ سے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں قصیدہ پیش کیا گیا اور لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بینن نے افتتاحی تقریر کی۔ جنرل سیکرٹری مادام مارکس صاحبہ نے ''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت ہمارے اندر کیا تبدیلی پیدا کرسکتی ہیں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کوتونو نے فرانسیسی اور اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

اس مرتبہ تلاوت قرآن کریم، دینی معلومات، حفظ قصیدہ، حفظ احادیث، حفظ ادعیہ الرسول اور ادعیہ القرآن نیز تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ جو پہلے دن مکمل نہ ہو سکنے کے باعث دوسرے اور تیسرے دن بھی حسبِ پروگرام جاری رہے۔

دوسرے دن ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام تھا جن میں سو میٹر دوڑ، دوڑ تین ٹانگ، چمچ لیموں ریس، اور میوزیکل چیئر بھی شامل تھے۔

تینوں دن پنجوقتہ نماز باجماعت، نماز تہجد اور تربیتی اور اخلاقی موضوعات پر دروس وتقاریر بھی پیش کی گئیں۔

اجتماع کے تیسرے دن مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ اختتامی تقریب کا آغاز صبح 8:30 بجے تلاوت قرآن کریم ونظم سے ہوا جس کے بعد تقریری مقابلہ کروایا گیا۔ بعد ازاں علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ وناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے اور بعد ازاں محترم رانا فاروق احمد صاحب (امیر جماعت بینن) نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ جس کے بعد ہر ریجن سے خواتین نے اپنے علاقہ کی مقامی زبان میں ترانے گائے۔ اختتامی تقریب میں 407 خواتین کا ایک ہی لحن میں ترانہ کا دلکش منظر اور لجنہ کا اپنے خدا اور خلیفۃ المسیح کے لئے محبت وعشق کا انداز قابل تحسین تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا ہر عمل رضائے باری تعالیٰ کا موجب بنے۔ آمین

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر111)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم نہ گھبراؤ اگر وُہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ اَیسے اِشتہار
چُپ رہو تم دیکھ کر اُن کے رِسالوں میں سِتم
دَم نہ مارو گر وُہ ماریں اور کردیں حالِ زار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدّتِ گرمی کا ہے مُحتاج بارانِ بہار

(درِّثمین شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان صفحہ 175)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اکتوبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اور جلد از جلد ان شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

قربانی پر اجارہ داری

لاہور؛ اکتوبر2013ء: سنّتِ براہیمی کی پیروی میں احمدی بھی دیگر مسلمانوں کی طرح عید الاضحیٰ کے دن قربانیاں بجا لاتے ہیں۔ امسال پنجاب کے بعض تشدّد پسند علماء کو شدّت سے اس بات کا احساس ہوا کہ قربانی کی یہ رَسم مسلمانوں سے مخصوص ہے۔ اور احمدی چونکہ آئینِ پاکستان کی رو سے اپنے آپ کو کسی بھی طرح مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے اس لیے انہیں عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے کی اجازت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ لاہور میں تین جگہوں پر پولیس کی مدد سے احمدیوں کو قربانی کرنے سے روک دیا گیا۔

❁...... **مرغزار، مؤرخہ 15/ اکتوبر2013:** لاہور کے علاقہ مرغزار کے رہائشی محترم عبدالواسع صاحب کے گھر عید سے ایک رات قبل ساڑھے گیارہ بجے دستک ہوئی۔ دروازہ کھلنے پر پولیس کی نفری تین مولویوں کے ساتھ باہر موجود تھی۔ مولویوں نے قربانی کے لئے گھر میں موجود جانوروں کی نشاندہی کرتے ہوئے بڑی تحدّی سے کہا کہ چونکہ احمدی غیر مسلم ہیں اس لیے انہیں قربانی کرنے کی اجازت نہیں۔ پولیس نے اس بات پر معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی کہ وہ عید کے تینوں دن قربانی کے ان جانوروں کو اپنی نگرانی میں رکھ لے گی تا کہ مولویوں کے خدشات کے مطابق کہیں احمدی قربانی کا فریضہ سرانجام نہ دے دیں۔ لیکن مولویوں کی تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ عبدالواسع صاحب کو تھانے لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے سادہ کاغذ پر یہ تحریر دی کہ وہ عید کے تینوں دن قربانی نہیں کریں گے۔ اس پر انہیں رات ایک بجے کے قریب گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

اگلے دن پولیس کے کارندے اُن کے گھر گئے اور دریافت کیا کہ کہیں مولویوں نے دوبارہ پریشان کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟ اور پھر کچھ شریف الطبع پولیس افسران کا فون آیا کہ آپ تسلّی سے قربانی کریں ہم آپ کو تحفظ فراہم کریں گے۔

❁...... **سنت نگر، مؤرخہ 14/ اکتوبر2013ء:** مکرم امتیاز احمد خان صاحب کو فون آیا کہ فوراً پولیس اسٹیشن رپورٹ کریں۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک ملاّں (حسن معاویہ) نے رپورٹ درج کروائی ہے کہ امتیاز صاحب اس عیدِ قربان کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک بَیل کی قربانی پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کی انہیں بطور احمدی قانوناً اجازت نہیں۔

امتیاز صاحب نے یقین دہانی کروائی کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ قربانی گھر کے اندرونی حصہ میں پرائیویٹ طور پر کی جائے۔ کچھ دیر بعد امتیاز صاحب کو فون آیا کہ شام کو وہ ایس ایچ او کے سامنے پیش ہوں۔ چنانچہ ان کے ہمراہ علاقہ کے صدر جماعت بھی تشریف لے گئے مگر ایس ایچ او موجود نہ تھا اور کافی دیر انتظار کرنے پر بھی اس سے ملاقات نہ ہوسکی۔ اگلے دن ایس ایچ او ان کے گھر پہنچ گیا اور بَیل کو باہر گلی میں بندھا دیکھ کر کافی اکھڑ گیا۔ فوری طور پر بَیل کو گھر کے اندر لے جایا گیا۔ اور ایس ایچ او کو یقین دہانی کروائی گئی کہ جماعتی انتظامیہ کی طرف سے یہی ہدایت ہے کہ پبلک کے سامنے قربانی کا فریضہ نہ سرانجام دیا جائے۔ ایسا ہی یہ ُذمہ دار ُپولیس افسر محترم محمود احمد صاحب کے گھر بھی گیا اور انہیں قربانی کرنے سے روکنا چاہا۔ محمود صاحب کے بتانے پر کہ قربانی کے جانور گھر کے اندر ہیں اور گھر کے اندر ہی پرائیویٹ طور پر ان کی قربانی کی جائے گی وہ موقعہ سے چلا گیا۔

❁...... **علاقہ اقبال ٹاؤن، 15/ اکتوبر2013ء:** لاہور کے علاقہ علامہ اقبال ٹاؤن کے رہائشی ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب نے ایک بکرا قربانی کے لئے خریدا اور اسے اپنے گھر کی پہلی منزل پر باندھ دیا۔ رات قریباً گیارہ بجے چھ مولویوں کا ایک ٹولہ پولیس کے دو کارندوں کو لے کر ان کے گھر پہنچا اور بڑے تحکّمانہ انداز سے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو قربانی نہیں کرنے دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے پولیس کو ہر طرح یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ اس گھر میں قربانی نہیں کریں گے لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور بکرے کو اپنے ساتھ پولیس اسٹیشن لے گئے۔

اگلے دن علاقے کے کچھ شریف النفس لوگوں کو جب اس بات کا معلوم پڑا تو ان میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ ان غیر از جماعت احباب پر مشتمل ایک وفد پولیس اسٹیشن پہنچ کر محرّر کو ملا جس کے ذریعے ایس ایچ او کو یہ پیغام بھجوایا کہ وہ پولیس کے اس رویّہ پر سخت برہم ہیں اور اس سلسلہ میں مزید بھی کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر صاحب کو پولیس اسٹیشن سے آ کر بکرا لے جانے کا عندیہ ملا۔ اس ضمن میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے غیر احمدی ہمسائے نے نہایت درجہ شرافت اور جرأت کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف ان کا ساتھ دیا بلکہ انہیں اپنے گھر قربانی کرنے کی پیشکش کی۔ جسے ڈاکٹر صاحب نے قبول کرلیا۔

لاہور میں دہشتگرد گرفتار،
احمدی مساجد پر حملہ کرنا چاہتے تھے

❁...... بعض باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور اردگرد کے علاقوں سے بعض دہشت گردوں کو زیرِحراست لے کر احمدیہ مساجد اور دیگر اقلیتی گروہوں کی عبادت گاہوں پر ممکنہ حملوں کا منصوبہ ناکام بنادیا گیا۔

اطلاعات کے مطابق ملزمان نے انارکلی کے علاقہ میں واقع ایک چرچ اور ایک احمدیہ مسجد پر حملہ کرنے اور جماعت احمدیہ لاہور کے امیر کے اغوا کا منصوبہ تیار کر رکھا تھا۔ یہ دہشت گرد جنوبی وزیرستان میں موجود تنظیموں سے رابطہ میں تھے۔

مورخہ 14/ اکتوبر کو پولیس نے لاہور کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر متعدد مشکوک افراد کو زیرِحراست لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ لاہور کو سیکیورٹی کے لحاظ سے کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گڑھی شاہو اور مغلپورہ کا علاقہ احمدیہ مساجد اور نماز سنٹرز وغیرہ کی وجہ سے کیٹیگری A میں آتے ہیں۔

احمدی ُواجب القتل‘

❁...... **شالیمار ٹاؤن؛ اکتوبر2013ء:** آصف ٹاؤن کے ایک احمدی رہائشی رائے بشیر احمد صاحب ایک سبزی فروش کے پاس گئے تو وہاں پہلے سے موجود ایک مولوی اس سے آس پاس رہنے والے احمدیوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ سبزی فروش کے بتانے پر کہ تمہارے پیچھے جو احمد صاحب کھڑے ہیں وہ بھی احمدی ہیں اس مُلاّں نے کمال ڈھٹائی سے کہا کہ ُٹھیک ہے۔ ان سب کو جان سے مار دو، انہیں جان سے مارنا کارِثواب ہے‘۔

❁...... مؤرخہ 20/ اکتوبر کے دن بشیر صاحب بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک موچی کے پاس اسی مولوی کو بیٹھے پایا۔ اس نے ان کی طرف باقاعدہ اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ُیہ مرزائی ہے اور اسے جان سے مار دینے کی اجازت ہے‘۔

❁...... ایک اور واقعے میں ایک شر پسند کے بارے میں یہ رپورٹ کی گئی کہ وہ محترم رضوان بشیر صاحب کے بیڈروم کے دروازے میں موجود دَرز سے اندر جھانک رہا تھا۔ ان کے گھر والوں کو اس بات کا پتہ لگا تو انہوں نے شور مچا دیا جس سے وہ شر پسند موقعہ سے فرار ہو گیا۔

❁...... **نِشتر کالونی؛ مؤرخہ 23/ اکتوبر2013ء:** محترم رانا سلامت صاحب اس علاقہ میں ایک فوٹو گرافی کی دوکان چلاتے ہیں۔ دو نوجوان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مسخ شدہ تصویر جس پر گستاخانہ عبارات بھی درج تھیں، لے کر ان کے پاس آئے اور ان سے اس کو بڑا (enlarge) کروانے کے لئے کہا۔ مکرم رانا صاحب کے انکار پر انہوں نے بات کو طول دینے کی کوشش کی۔ دکان پر موجود سلامت صاحب کے ملازم کے دخل اندازی کرنے پر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ آنے والے نوجوانوں کا تعلق کالعدم لشکرِ جھنگوی سے بتایا جاتا ہے۔

صوبائی دارالحکومت میں علی الاعلان دھمکیاں

❁...... **مرکزِ اہلِ حدیث یوتھ فورس، لاہور:** مؤرخہ 2/ اکتوبر کو منعقد ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں اہلِ حدیث یوتھ فورس کے صدر حافظ ذاکر رحمان صدیقی نے لوگوں کو تحریک کی کہ وہ آل پنجاب ختمِ نبوّت کانفرنس القاسم مرکز ملتان میں شرکت کریں۔ اس پریس کانفرنس میں روایتی بیان دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ ”احمدیوں کی سرگرمیاں گرین ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، مزنگ، گڑھی شاہو اور مغلپورہ وغیرہ کے علاقے میں تیز ہو رہی ہیں۔ ہم (ملتان میں منعقد ہونے والی) اس کانفرنس میں مکمل پلان لے کر جائیں گے تا ان سرگرمیوں کو مکمل طور پر ختم کر دینے کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جاسکے۔“

ماہ اکتوبر کے دوران متعدد مقامات پر منعقد ہونے والی ختمِ نبوّت کانفرنسز میں ملاّں نے احمدیوں کے خلاف علی الاعلان ُراست اقدام‘ کرنے کی دھمکیاں دی ہیں لیکن انتظامیہ اس بارے میں کوئی کارروائی کرنے سے گریز کرتی نظر آتی ہے۔

پاکستان میں رائج مذہبی تعلیم کا روایتی نظام

AHRC (ایشین ہیومن رائٹس کمیشن) نے مؤرخہ 12/ اکتوبر کو ایک رپورٹ شائع کی جس میں پاکستان میں رائج مذہبی تعلیم کا روایتی نظام اور اس سے شدّت پسندی کو ملنے والے فروغ کا تجزیہ کیا گیا۔

اس بیان میں درج کیا گیا کہ امن کے عالمی دن کے موقع پر اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس بات پر زور دیا تھا کہ دنیا میں قیامِ امن کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو معاشرے میں امن اور باہمی رواداری قائم کرنے کی تعلیم دیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب مل کر پوری قوّت سے قیامِ امن کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

ممبر ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ عالمی برادری کے مقرر کردہ معیار اور ان کی ترجیحات کے مطابق اپنے ملک میں پڑھائے جانے والے نصاب میں بہتری لانے کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ لیکن بعض ممالک جن میں پاکستان سرِفہرست ہے اس سلسلہ میں تعاون کرتے نظر نہیں آتے کیونکہ وہاں کے تعلیمی نصاب کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کے ایماء پر باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ بچوں کے ذہنوں میں بچپن سے ہی شدّت پسندی اور بنیاد پرستی کے جذبات کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں عدمِ برداشت، مذہبی شدّت پسندی اور تشدّد کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حال ہی میں یہ رپورٹ ملی ہے کہ حکومتِ سندھ کے منظور شدہ نصاب میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تحریرات موجود ہیں۔ (دیکھیے اسلامیات کلاس ششم شائع شدہ Spectrum صفحہ 10) مزید برآں یہ کہ نصاب میں اساتذہ کے لئے درج ہدایات میں لکھا ہے کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ طلباء ُقادیانیوں‘ کی ُفتنہ انگیزیوں‘ سے پوری طرح مطلع ہو جائیں۔

اس رپورٹ میں مزید درج ہے کہ تعلیم کو کسی سیاسی یا نظریاتی مقصد کے لئے ُاستعمال‘ نہیں کرنا چاہیے۔ اور اس مقدّس چیز کو ہر قسم کے تعصب، جانبداری اور متشدّدانہ جذبات سے کلّیۃً پاک ہونا چاہیے۔ لیکن پاکستان میں ان تمام باتوں کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

احمدی ٹیچر کی مخالفت

❁...... **چک نمبر43، ضلع سرگودھا؛ اکتوبر2013ء:** گزشتہ مہینہ محترمہ سعیدہ اعجاز صاحبہ اہلیہ محترم اعجاز احمد ملہی صاحب کے بارے میں رپورٹ دی گئی تھی کہ ان کے گاؤں کے مُلاّں ان کے احمدی ہونے کی بنا پر انہیں ٹیچنگ کی ملازمت سے فارغ کروانا چاہتے ہیں۔

اس ماہ کے دوران بھی انہیں تنگ کرنے، احتجاج کرنے، مسجد کے سپیکروں سے دھمکی آمیز اعلانات کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ ان پر احمدیت کی ُتبلیغ‘ کرنے کے الزامات لگائے گئے لیکن سکول کی انتظامیہ نے انکوائری کرنے پر انہیں بے قصور پایا۔ چنانچہ مُلاّں پارٹی نے غصے میں آ کر ڈی سی او آفس میں دھمکی آمیز فون کالز کیں۔ جس پر ڈی سی او بذات خود سکول آیا اور تحقیق کرنے پر محترمہ سے کہا کہ ُبعض دفعہ معصوموں پر (امن و امان کی صورتِ حال پر قابو رکھنے کے لئے) بے جا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ آپ بے قصور ہیں‘۔ اس کے بعد ان کا تبادلہ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفس چک 40/ اڈا میں کر دیا گیا۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم چودھری محمد صادق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 جون 2010ء میں شامل اشاعت مضمون میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نے اپنے والد محترم چودھری محمد صادق صاحب (واقف زندگی) کا تفصیلی ذکرِ خیر کیا ہے۔

محترم چوہدری محمد صادق صاحب کے والد محترم الحاج میاں پیر محمد صاحب (آف مانگٹ اونچا) نے 1904ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی لیکن زیارت نہ کرسکے اور 1910ء میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کی دستی بیعت کی۔ آپ عارف باللہ وجود تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ احمدیہ مسجد کے امام الصلوٰۃ اور گاؤں کے امین تھے۔ زراعت اور کاروبار ذرائع آمدنی تھے۔ حج کرنے کی سعادت بھی ملی۔ 1989ء میں سو سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

محترم چودھری محمد صادق صاحب کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں۔ حضرت میاں فتح دین گوندل صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت میاں امام الدین صاحب پیرکوٹیؓ کی نواسی تھیں۔ سالہا سال تک بچوں کو قرآن پڑھایا۔ جنوری 1974ء میں اپنے بڑے بیٹے الحاج مولوی محمد شریف صاحب (واقف زندگی) کے ہمراہ مناسک حج کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر ایک معاند کی شکایت پر ماں اور بیٹا دونوں ارض حجاز میں اسیر ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے غیرمعمولی فضل کے نتیجہ میں رہائی ہوئی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ مانگٹ اونچا میں ان کا مکان ہی مربی ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

محترم چودھری محمد صادق صاحب 26 دسمبر 1929ء کو مانگٹ اونچا میں پیدا ہوئے۔ آپ کُل پانچ بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ والدین نے اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی اور بچوں کو قادیان بھی بھجواتے رہے۔ چنانچہ آپ نے پرائمری پاس کرلی تو جلسہ سالانہ قادیان 1941ء کے موقع پر آپ کے والد آپ کو پہلی بار قادیان لائے۔ جہاں حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی سعادت بھی پائی۔ والد نے قادیان میں پانچ مرلے زمین لے کر ایک کمرہ بنالیا تھا جہاں آپ کے دو بڑے بھائی پہلے سے رہتے تھے۔ آپ بھی مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں داخل ہوگئے۔ مدرسہ میں تین جماعتیں پاس کیں اور پھر مڈل کرکے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوکر جون 1947ء میں میٹرک کیا اور زندگی وقف کردی۔ اُن ایام میں قادیان کی حفاظت کی ڈیوٹی بھی دیتے رہے اور اکتوبر 1947ء میں ہجرت کرکے پاکستان آگئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ لائلپور زرعی کالج سے دوسالہ ڈپلومہ کرلیں تاکہ اراضیات سندھ میں کام کے قابل ہوجائیں۔ لیکن ابھی داخلہ نہیں ملا تھا کہ جنوری 1948ء میں آپ کی تقرری سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں پر بطور اکاؤنٹنٹ ہوگئی۔

قیام سندھ کے دوران بہت مشکل حالات میں خدمات کی توفیق پائی۔ پورے عرصہ قیام میں بجلی کی سہولت بھی نہ تھی۔ پانی کی مشکلات، سفر اور بچوں کی پڑھائی کے لئے بھی سخت حالات کا سامنا کیا۔ لیکن اپنے وقف کو خوب نبھایا۔ دفتری فرائض کے علاوہ قریباً نصف صدی تک بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ 31 سال بعد 1978ء میں وکالت تبشیر ربوہ میں تبادلہ ہوا جہاں جون 2002ء تک خدمت کا موقع ملا۔ یوں 55 سال خدمت کی توفیق پانے کے بعد آپ ریٹائر ہوئے۔ ربوہ میں قیام کے دوران انصاراللہ مقامی ربوہ میں بھی 22 سال تک منتظم مال اور بعد ازاں دو سال نائب قائد مال بھی رہے۔ خلیفۂ وقت کی لندن ہجرت کے بعد حضور کی آڈیوکیسٹس دیگر اہل محلّہ کو پہنچانے کا انتظام بھی آپ کے پاس تھا۔

آپ جلسہ سالانہ کا خصوصی اہتمام کرتے اور سارا سال اس کے لئے بچت کرتے رہتے۔ 1991ء کے تاریخی جلسہ قادیان میں بھی شامل ہوئے۔ 1996ء میں بطور نمائندہ تحریک جدید جلسہ سالانہ برطانیہ اور جرمنی میں شامل ہوئے اور پھر سالہا سال تک جلسہ سالانہ برطانیہ میں ذاتی طور پر شرکت کی توفیق پاتے رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 14 مارچ 1952ء کو خطبہ جمعہ سے قبل محمد آباد سندھ میں آپ کے نکاح کا اعلان محترمہ صادقہ ثریا بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی کے ساتھ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور چھ بیٹیوں سے نوازا۔ بوقت وفات اہلیہ اور بچوں کے علاوہ 45 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور 5 پڑپوتے پڑپوتیاں آپ نے یادگار چھوڑیں۔

عبادات میں خصوصی شغف، جماعتی خدمات میں ہمہ تن مصروفیت، مسکراتے چہرے کے ساتھ سب سے ملاقات، حسن معاشرت، خلافت کی آواز پر والہانہ لبیک اور قرآن کریم سے پیار آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ فرض نمازوں کا باجماعت کے علاوہ تصور بھی نہ تھا۔ نمازوں کی حفاظت اور ان کی فکر اور اپنے اہل و عیال کو ہر وقت اس کی تلقین کرنا آپ کا روز کا معمول تھا۔ نماز تہجد اور دیگر نوافل عبادات کا بھی التزام تھا۔ تہجد آغاز جوانی سے باقاعدگی سے ادا کرتے رہے اور آخر تک التزام رہا۔ وفات سے تقریباً ایک سال قبل آپ پر بیماری کا سخت حملہ ہوا۔ اس سے ایک دو دن پوری طرح شعوری کیفیت نہ تھی۔ جونہی حالت شعور میں آئے تو میں ہسپتال میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فوراً کہا ''میری تو نمازیں ضائع ہوگئیں''۔ اسی وقت آپ نے نماز ادا کرنی شروع کردی۔ اس قسم کی کیفیت کا مشاہدہ بیماری میں کئی دفعہ کیا گیا۔ بیماری کی وجہ سے آخری ایام میں مسجد نماز کے لئے نہ جاسکتے تھے تو نماز باجماعت سے محرومی کا بہت احساس تھا۔ بسا اوقات کہتے کہ مجھے بھی جماعت کروادیں۔ ان کی خاطر کئی دفعہ گھر میں باجماعت نماز کروائی۔ اشراق اور چاشت کے نوافل بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

نماز فجر کے بعد اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ رمضان میں تو قرآن کریم کے کئی دَور ختم کرتے تھے۔ رمضان کے علاوہ شوال کے روزے بھی رکھا کرتے۔ اپنے بچوں کو بھی بچپن سے روزوں کی عادت ڈال دی تھی۔ آپ نے اللہ کے فضل سے 75 سال کی عمر تک پورے روزے رکھے۔ رمضان میں متعدد بار اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ نماز تراویح کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ آپ کی زندگی کے آخری رمضان سے پہلے آپ کے پوتے نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی اس پر بہت خوش تھے۔

مالی قربانی میں گنجائش سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جب تحریک جدید اور وقف جدید کے مالی سال کا اعلان ہوتا تو خطبہ کے فوراً بعد پورے سال کے چندہ کی رسید کاٹ دیتے تھے۔ بچوں کی طرف سے ملنے والے ہدیہ کی رقم سے بھی باقاعدگی کے ساتھ بمطابق شرح حصہ کی ادائیگی کرتے۔ اسی طرح تزکیہ اموال کی مد میں بھی التزام کے ساتھ اپنے اندوختہ سے ادائیگی فرماتے تھے۔ کئی مستحق لوگوں کی امداد کا اہتمام بھی کیا ہوا تھا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے مصروفیت کے کئی طریق اختیار کئے۔ عبادات میں زیادہ وقت صرف کرنا شروع کیا۔ گھر میں باغبانی شروع کردی اور مطالعہ کتب میں تیزی آگئی۔ 19 و 20 اکتوبر 2009ء کی درمیانی شب 80 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت لندن میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مکرم ناصر احمد کاٹھگڑی صاحب (عرف بہادر شیر)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 جون 2010ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب کے قلم سے محترم ناصر احمد صاحب عرف بہادر شیر کے بارہ میں ایک مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب بہت ہی وفادار، سادہ، فرض شناس، مخلص، نڈر اور خلافت کے دیوانے تھے۔ 1928ء میں کاٹھگڑھ میں مکرم محمد علی شاہی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابھی پانچ سال ہی کے تھے کہ والدہ کی شفقت سے محروم ہوگئے۔ احمدیہ مڈل سکول کاٹھگڑھ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی لیکن تعلیم سے دل اچاٹ ہوگیا اور پڑھائی کو خیرباد کہہ دیا۔

تقسیم ہند کے وقت آپ کی عمر انیس سال تھی۔ ہجرت کے بعد آپ کا خاندان لائلپور کے ایک گاؤں میں آبسا جہاں آپ کے والد صاحب کو اُن کی وراثتی زمین الاٹ ہوگئی تھی۔ پھر آپ فرقان فورس میں بھرتی ہوگئے جس میں آپ کو حسن کارکردگی پر ایک تمغہ بھی ملا۔ فروری 1951ء میں آپ کو آبادکاری سکیم کے تحت ضلع خوشاب کے ایک گاؤں میں 15 ایکڑ زمین مل گئی۔ 1948ء میں آپ کی شادی حضرت چوہدری مظہر خاں صاحبؓ کی بیٹی بسم اللہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

مکرم ناصر احمد صاحب اپنی مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ بھی کئی شعبوں میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شوق سے شامل ہوتے۔ آپ صابر، باحوصلہ، نرم زبان استعمال کرنے والے، بااخلاق اور ہنس مکھ نوجوان تھے۔ آپ کبڈی کے اچھے کھلاڑی تھے۔

1962ء میں آپ ربوہ آکر حفاظت خاص میں پہریدار بھرتی ہوگئے۔ فرائض کی ادائیگی دلجمعی سے کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے زمینداری کے آپ کے تجربہ کو دیکھتے ہوئے اضافی ذمہ داری کے طور پر نصرت آباد کی زمینوں کا نگران بھی مقرر کردیا اور احمد نگر کی زمین بھی آپ کی نگرانی میں دیدی جس سے آمدنی میں غیرمعمولی اضافہ ہوا۔ اس دوران بہادر شیر کا لقب بھی آپ کو عنایت ہوا۔

بہادر شیر کو جنون کی حد تک خلافت سے پیار تھا۔ اپنے فرائض کو تندہی سے بجالانے کی عادت اور اخلاص اور وفاداری کے اعلیٰ اخلاق نے آپ کو خلیفۂ وقت کی نظروں میں محترم بنادیا تھا۔ کئی اہم اور نازک ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہوتی رہیں۔ روزانہ صبح حضورؒ کی زمینوں پر سے دودھ دوہ کر سائیکل پر لاتے اور پھر چیک کرکے قصر خلافت پہنچاتے۔ حضورؒ کے لئے مکھن تیار کرنا، ساگ پکانا، چکی پر آٹا پیس کر دینا اس خدمت کی توفیق آپ کی اہلیہ کو بھی ملتی رہی۔ حضور کی پگڑی کو مایا اور کلف لگانا، پگڑی باندھنا، جوتا پالش کرنا، ان سب خدمات کی اکثر توفیق پائی۔

1974ء میں قومی اسمبلی کے دروازے تک بہادر شیر ساتھ ہوتے اور گھنٹوں اپنے آقا کی حفاظت کے پیش نظر منتظر کھڑے رہتے۔ 1980ء کے حضورؒ کے سفر یورپ اور امریکہ میں بہادر شیر بھی قافلہ میں شامل تھے۔ حضورؒ نے اس دورہ کے لئے آپ کو کوٹ پتلون سلوا کر دیا اور ٹائی بھی دی۔ جو کہ بہادر شیر نے آقا کے حکم کی تعمیل میں زندگی میں پہلی بار زیب تن کی۔

آپ نے کبھی بھی اپنی ڈیوٹی کو مقررہ وقت تک محدود نہ رکھا تھا۔ جب تک (اکثر نصف شب تک) حضورؒ دفتر میں موجود رہتے، ڈیوٹی پر موجود دوسرے پہریداروں کے ساتھ بہادر شیر بھی حاضر ہوتے اور نماز فجر پر اسی طرح چاق و چوبند موجود ہوتے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ 1982ء میں حضورؒ نے بہادر شیر کو افسر حفاظت خاص مقرر فرمادیا۔ گویا ایک اَن پڑھ نوجوان کو خلافت کی نظر نے سونے سے کندن بنادیا۔

بہادر شیر کو خلافت رابعہ میں تقریباً نو ماہ خدمت کی توفیق ملی اور 1982ء میں دورہ یورپ میں بھی حضورؒ کے ساتھ سفر کی سعادت ملی۔

22 مارچ 1983ء کو آپ حسب معمول احمد نگر سائیکل پر جارہے تھے کہ آپ کو دل کا دورہ پڑا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر جبکہ مسجد مبارک ربوہ میں لوگوں کی کثیر تعداد جمع تھی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا، آپ کے چہرہ کو بوسہ دیا اور جنازہ کو کندھا دیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ مکرم احمد محمود صاحب مبلغ نائیجیریا بھی آپ کے بیٹے ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 20, 2013 – December 26, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 20, 2013

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars
01:05	Yassarnal Quran
01:25	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Benin, including Jalsa gathering at Calavi.
02:35	Japanese Service
03:35	Tarjamatul Quran Class: Class no. 174
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 395
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Benin, including departure from Porto Novo. Recorded on April 8 and 9, 2004.
08:20	Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:05	Indonesian Service
11:05	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35	History of Los Angeles
12:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:15	Islami Mahino ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Quran
14:35	Shottor Shondhane: Recorded on January 3, 2010.
15:05	The Blessed Decade Of Khilafat-e-Khaamsa
15:55	Islami Mahino ka Ta'aruf
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:25	Real Talk
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-E-Huda

Saturday December 21, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:35	Yassarnal Quran
01:00	Huzoor's Tour Of West Africa
02:10	Friday Sermon: Recorded on December 20, 2013
03:20	Rah-E-Huda
05:05	Liqa Maal Arab: Session no. 400
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Lajna Imaillah Ijtema UK: Concluding address delivered by Huzoor on October 3, 2010.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
09:00	Question And Answer Session: Part 1, recorded on February 16, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on December 20, 2013.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-E-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	From Democracy To Extremism : A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
16:00	Live Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Lajna Imaillah Ijtema UK [R]
19:30	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:30	Story Time
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday December 22, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars
00:55	Al-Tarteel
01:25	Lajna Imaillah Ijtema UK
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on December 20, 2013.
04:05	Quran and Science
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 402
06:00	Tilawat & Darse Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013 in Calgary.
08:00	Faith Matters
08:50	Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 27, 2012.
12:10	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20	Yassarnal Quran
12:40	Friday Sermon: Recorded on December 20, 2013.
13:45	Bengali Reply To Allegation
14:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:00	Live Press Point
17:05	Kids Time
17:35	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Real Talk
20:30	Food for thought
21:05	Press Point
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday December 23, 2013

00:25	World News
00:40	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:15	Food for thought
02:50	Friday Sermon: Recorded on December 20, 2013.
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 403
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Benin in 2004.
08:10	International Jama'at News
08:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on May 10, 1999.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on October 4, 2013.
11:00	Apple of Kashmir
11:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 29, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Apple of Kashmir
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:30	Real Talk
20:35	Rah-E-Huda
22:05	Friday Sermon [R]
23:10	Apple of Kashmir
23:40	Historic Facts

Tuesday December 24, 2013

00:10	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30	Al-Tarteel
01:15	Huzoor's Tour Of West Africa
02:30	Kids Time
03:05	Friday Sermon: Recorded on February 29, 2008.
04:15	Aadab-e-Zindagi
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 407
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 28, 2010.
08:00	Hamari Taleem
08:25	Australian Service
08:55	Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 20, 2013.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:05	Bangla Shrompochar
15:05	Spanish Service
15:40	Hamari Taleem
16:00	Safar-e-Hayat
17:00	Noor-e-Mustafwi
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 20, 2013.
21:00	From Democracy To Extremism
21:55	Australian Service
22:30	Hamari Taleem
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday December 25, 2013

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:30	Jalsa Salana Qadian Address
02:30	Hamari Taleem
02:50	Noor-e-Mustafwi
03:05	Safar-e-Hayat
04:20	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 408
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Bangladesh Address: Opening address delivered by Huzoor, recorded on February 6, 2011.
07:35	Quranic Archeology
08:05	Real Talk
09:10	Question And Answer Session: Part 2, recorded on February 16, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 29, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
16:00	Kids Time: A children's program teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
16:35	Faith Matters
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana Bangladesh Address [R]
19:05	Quranic Archeology
19:35	Real Talk
20:35	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:15	Kids Time
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 26, 2013

00:10	World News
00:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Bangladesh Address
02:05	Sheri Nashist: A pre-recorded evening of poetry.
02:45	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:30	Quranic Archeology
04:00	Faith Matters
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 409
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
06:40	Yassarnal Quran
07:15	Huzoor's Tour Of West Africa: Huzoor's visit to Benin, Recorded in 2004.
08:00	Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:05	Tarjamatul Quran Class: Recorded on February 17, 1997.
10:10	Indonesian Service
11:30	Pushto Muzakarah
11:55	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
12:25	Yassarnal Quran
13:00	Beacon of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali Translation of Friday sermon delivered on December 20, 2013.
15:05	Al-Maa'idah
15:45	Maseer-E-Shahindgan
16:20	Tarjamatul Quran Class [R]
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	Huzoor's Tour Of West Africa
19:10	Faith Matters
20:00	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
20:45	Tarjamatul Quran Class [R]
21:50	Dars Seerat-un-Nabi
22:15	Al-Maa'idah
22:55	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 13 December, 2013 | Issue No. 50

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

...... آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن SBS کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔

...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

...... معائنہ حسن موسیٰ لائبریری۔ ...... تقریب آمین۔

...... ذیلی تنظیموں لجنہ اماءاللہ، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ کی نیشنل مجالس عاملہ اور جماعت آسٹریلیا کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور ایدہ اللہ کی نہایت اہم ہدایات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19 اکتوبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 10 منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

SBS ریڈیو اسٹیشن کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن SBS کے نمائندہ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

SBS نیشنل لیول کا ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن ہے۔اس ریڈیو اسٹیشن سے دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

جرنلسٹ نے حضور انور سے پہلا سوال یہ کیا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق بتائیں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب اور کیسے پڑی۔اور کیسے یہ تحریک شروع ہوئی؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا پڑے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔یہ ایک اندھیرا زمانہ ہوگا تو پھر چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔اسلام کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔ اور آپؑ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اُس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ جب حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو ہم آنے والا مسیح اور مہدی مانتے ہیں، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ کی طرف رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپؑ نے فرمایا: مَیں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے ربّ کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لوٹے اور بندے دوسرے بندوں کے حقوق ادا کریں۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپؑ نے جماعت احمدیہ کا قیام کیا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ 1889ء میں آپؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو پھر آپؑ کی وفات کے بعد کیا طریق اختیار کیا گیا۔ پھر خلیفہ کے انتخاب کے لئے کیا طریق اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی ایک دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ ایک اندھیرا اور تاریک زمانہ ہوگا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ جاری ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ تھی اسی کا تسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگوں نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب کیا۔ پھر آپؓ کی وفات کے بعد 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اُس وقت جماعت کی تعداد ہاف ملین (half million) کے قریب تھی۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں یہ تعداد کروڑوں میں ہے۔اب خلیفۃ المسیح کے انتخاب کے لئے باقاعدہ الیکٹورل کالج ہے۔جس میں جماعت کے اداروں انجمن، تحریک جدید وغیرہ کے عہدیداران ہیں، پھر سینئر مبلغین اور مختلف ممالک کے امراء جماعت اور بعض دیگر لوگ شامل ہیں۔یہ سب ایک جگہ جمع ہو کر خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا انتخاب ربوہ میں ہوا تھا۔

1984ء میں جب جنرل ضیاء الحق نے ظالمانہ آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے تحت سخت قوانین بنائے گئے اور اسلامی عقائد کے اظہار پر پابندی لگادی گئی اور سزائیں مقرر کی گئیں۔السلام علیکم کہنے پر جیل کی سزا مقرر کی گئی اور جرمانہ اس کے علاوہ مقرر کیا گیا تو ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ آپ بحیثیت خلیفہ اپنے فرائض منصبی نہیں بجالا سکتے تھے اور نہ جماعت کی رہنمائی کر سکتے تھے۔

2003ء میں لندن میں آپؒ کی وفات ہوئی تو پھر پانچویں خلافت کا انتخاب مسجد فضل لندن میں ہوا۔ ’’مسجد فضل‘‘ لندن کی سب سے پرانی مسجد ہے۔ چنانچہ 22/اپریل 2003ء کو اس انتخاب میں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ عوام میں یہ تأثر پایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی تھی۔ آپؐ نے خود بیان فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح جو میری امّت میں سے آئے گا نبی اللہ ہوگا۔

عام مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آئیں گے۔ اور مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ اور مسیح آسمان سے آئے گا اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ تو یہ دونوں مل کر کام کریں گے تلوار چلائیں گے، صلیبیں توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

عامۃ المسلمین اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور پرانے نبی کے طور پر آئیں گے اور ان کے آنے سے نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تو ان کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ پھر جب آئیں گے تو اُسی ’’نبی‘‘ کے ٹائٹل کے ساتھ آئیں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو نبی کا ٹائٹل دیا ہو۔ پھر اُس سے چھین لے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل تو عامۃ المسلمین بھی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ آنے والا تو میری امّت میں سے آئے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ اور آپؐ نے اس کی آیت وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں